صحیفۃ الاولیاء

میر سید محمد نور بخشؒ

تحقیق و ترجمہ

مولانا علی محمد ہادی شگری

تیارکندہ:

این وائی ایف (منظور کالونی محمود آباد یونٹ) کراچی

صحیفۃ الاولیاء

اثر

میر سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا علی محمد ہادی شگری

تیار کندہ

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن (منظور محمود یونٹ) کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: صحیفۃ الاولیاء

:نام مؤلف: میر سید محمد نور بخش

نام مترجم: مولانا علی محمد ہادی

نام کمپوزر: ایم ناظم نور بخش

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

فہرست مضامین

عنوان

مقدمہ

ہمت سے کام لینا

شاہ ہمدانؒ کی ریاضت کسی

فنافی اللہ کا مقام:۔

ولی کا کلی اتفاق ہے۔

میر سید محمد نور بخش کا مقام فنافی اللہ

ہم عصروں کی رفعت مقامی:

بہاء الدین کشمیری

ہندوستان

شیخ رکن عالم ملتانی

حسین بدخشی

رومی ختلانی

محمد سمرقندی

حاجی ولی حصاری

سعدالدین مشہدی

علی قہستانی

محمد بن علی شاہ جلوپائی

عنوان

دخول جنت کا مدار فضل خداوندی

شیخ علاؤالدولہ سمنانی

سید محمد نور بخشؒ کی رفعت مقامی

ملحد کون ہے؟

لفظی الحاد اور توحید

محمد الوندی مرید نور بخش کا مقام

کشمیر

اطوار سبعۂ قلبیہ

شیخ اسحٰق ملتانی

کابلستان

ترکستان

ماوراالنہر

شمس الدین محمد ترمذی

فصیح ،مظفر اور ابراہیم حصاری

قہستان

اخلاق بد کا شوم

علی بن بہاء الدین قائنی

جنید قائنی

سید زین العابدین بن

سید سلطان علی قائنی

زین العابدین بن سلطان علی قائنی

علی شاہ تونی

لقمان مشہدی

بختیار یزدی

علی بلخی

سید محمد دامغانی

فخر الدین بدخشی

علی اسود

محمود ناصر

سید زین العابدین ہروی

بابا حسن ہروی

نجم الدین عمر ساوی

اسفرائن

بایزید اسفرائنی

شیراز

ظہیر شیرازی

سید احمد قائنی برادر نور بخش

علی بن احمد قائنی برادرزادۂ نور بخش

سید محمد قائنی

شرف الدین محمد تونی

شیخ احمد قریشی قہستانی

محمد طوسی

عطا بلخی

بدخشان

سید سلطان اویس بدخشی

غلام و جمال بدخشی

خواجہ چالاک

خراسان

ہمام مجذوب کرمانی

شریعت میں مقام مجذوب

بلبل ساوی

حاجی علی اسفرائنی

خواجہ ولی

عبداللہ شیرازی

عبدالرحمان

ابن عبدالسلام شیرازی	خواجہ احمد
محمد شیرازی	عزالدین شیرازی
عراق (فارس ایران)	علی گلہ بان
شمس الدین نائنی	صالحہ نائنی
بابا محمد	سید حیدر رازی
جلال الدین	جمال الدین
محمد رازی	بایزید خلخالی
میرک خارکش	بابا علی
باباحسین قدس سرہ	رکن ابدال
حمزہ	سالوک
حاجی علی	شیخ احمد
شہاب الدین زربادی	یوسف زربادی
بہاؤالدین قروی	شیخ تاجی
محمد الوندی	علاؤالدولہ عبداللہ ہمدانی
محمد سویری	محمد خرم آبادی
خوزستان	عیسی خوزستانی
احمد	سکندر ترک
شیخ شہاب الدین خوزانی	حسن دربندی
شہاب الدین عمر خوزانی	شیخ شبلی دیلمی

محمود سمنانی
ہادی ہلالی ماژندرانی
درویش آغا ماژندرانی
ابن شہاب باکوروی
پیل شاہ لہوی
مادر قاسم زوجہ نور بخش
سعد الحق پسر نور بخش
اطفال نور بخش
علاؤالدین علی کیا گیلانی
حمزہ استاد رشتی
لبام بن قواس
عبدالرحیم رومی
تبریز
شعبان شروانی
پیرزادہ شروانی
شیخ زادہ اردبیلی
چند گمراہ فرقے
صحبت اولیا کی توفیق
پانچ مظہر جامع اولیاءاللہ
مصنف کا سلسلۂ طریقت
سید تاج الدین ابن ہادی
درویش آغا ماژندرانی
صوفی علی ماژندرانی
صوفی حسین باکوری
شاہ قاسم فیض بخش
فخر النساء دختر نور بخش
خیر النساء
گیلان
کاملہ بنت علادین علی کیا
در بیان ولی ومجذوب
روم (ترکی)
شناخت اولیا
حسین تبریزی
محمد شروانی
پیران باطل
اسحاق مراغی
مجنون اور مجذوبان حق میں فرق
امام یا مرشدین حقیقی واضافی کا بیان
نور بخش کا اپنا تعارف

مقدمہ

بقلم غلام حسن حسنو ایم اے

حضرت میر سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ کے آباءواجداد بحرین کے رہنے والے تھے جہاں سے ان کے دادا حضرت عبداللہ امام علی بن موسی الرضا کے روضۂ مبارک کی زیارت کے لئے ایران آئے مراسم زیارت کی ادائیگی کے بعد وہیں قائین نامی بستی میں بس گئے وہیں سید محمد پیدا ہوئے ان کے ہاں یوم جمعہ 27 محرم 795ھ مطابق 13 دسمبر 1392ء ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے اپنے نام پر ''محمد'' رکھا جو آگے چل کر ''نوربخش'' کے نام سے مشہور ہوا کیونکہ بے حد ذہین وفطین واقع ہوئے تھے چنانچہ سترہ سال کی عمر میں اس وقت کے مروجہ علوم و فنون میں تبحر حاصل کیا اور پھر ذوالحجہ 819ء میں روحانی تربیت کے لئے قطب دوران حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ (مرید، داماد اور خلیفہ میر سید علی ہمدانی) کے مرید ہوگئے پیر و مرشد آپ کی بے پناہ سعی و کوشش اور بے مثال خدا داد استعداد سے بے حد متاثر ہوئے اور بقولِ شمس الدین محمد لاہیجی ایک غیبی اشارے کے تحت نوربخش کا لقب دیا ؎

آمدہ از غیب نامش نوربخش

بود چوں خورشید بامش نوربخش[1]

آپ نے کچھ عرصہ مرشد کی خدمت میں ختلان ہی میں گزار دیے آپ کے مرشد خواجہ اسحاق ختلانی نے نہ صرف آپ کو خط ارشاد سے نوازا بلکہ

اپنے مرید کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے اپنے مریدوں کو بھی نوربخش کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ہدایت کی نوربخش کا اپنا بیان ہے کہ ۔

پیریم و مریدِ خواجہ اسحاق
آن شیخِ شھید قطبِ آفاق
کو بود مرید پیر فانی
شاہِ ہمدان علیِ ثانی
دادند بہ حال ما شہادت
بردند سعادتِ شہادت2ے

یہ خواجہ اسحاق ختلانی کے ذاتی قلعے قلعہ حصار الدین واقع کوہ تیری ختلان میں یوم جمعہ 14 رجب 826ء کو پیش آیا تھا مسلک ہمدانیہ کے مرشد مقرر ہونے کے بعد آپ نے زور شور سے تبلیغ وارشاد کا انقلابی سلسلہ شروع کیا جسے مرزا شاہرخ کے گورنر بایزید نے سلطنت تیموری کے خلاف بغاوت پر محمول کیا چنانچہ تیموری لشکر نے رات کے اندھیرے میں ان نہتے لوگوں پر دھاوا بو ل دیا جس کے نتیجے میں 80 صوفی وہیں شہید ہوگئے 3ے خواجہ اسحاق اور سید محمد نوربخش سمیت بہت سے صوفی گرفتار ہوئے بعد ازاں خواجہ اسحاق اور ان کے بھائی شہید کردئے گئے باقی صوفیوں کو رہا کر دیا جبکہ نوربخش مرزا کی موت (850ھ) تک قید، مختلف پابندیوں کے پابند 4ے اور جلاوطن رہے شاہرخ مرزا کی وفات کے بعد سلطنتِ تیموری کے مزید حصے بخرے ہوئے اس کے جانشین داخلی کشمکش کا شکار ہوئے جگہ جگہ اٹھنے والی شورشیں فروکرنے میں مشغول ہوگئے نوربخش کی جانب توجہ دینے کی

کسی کو فرصت نہ ملی یوں آپ ہر قسم کی پابندی سے آزاد رہے اس دوران آپ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا کتابیں اور رسالے لکھے حکومت کے اہلکاروں، عام لوگوں اور روسائے مملکت سے تعلقات استوار کیے یوں 73 برس کی بھرپور انقلابی زندگی گزار کر اس وقت کے مشہور شہر ''رے ،،(موجودہ ایرانی دارالحکومت تہران) کے مضافات میں واقع ''صولغان،، ایرانی تلفظ ''سولقان،، میں 14 ربیع الاول 869ھ مطابق 15 نومبر 1464ء کو یوم جمعرات بوقت چاشت جان ، جان آفرین کے سپرد کیا اپنے قائم کردہ باغ میں مدفون ہوئے جہاں آپ کا مزار مبارک اب بھی مرجع خلائق ہے5۔

اولاد و احفاد

آپ نے اپنی کتابوں رسالۃ الھدی اور صحیفۃ الاولیاء میں اپنے تین بیٹوں شاہ قاسم فیض بخش، میر سعد الحق اور سید جعفر6 ، دو بیٹیوں فخرالنساء و خیرالنساء اور بیوی کے علاوہ بھائی احمد اور بھتیجوں کا بڑے فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے آپ کی وفات کے بعد آپ کے نامور مریدوں اور خلفاء نے بالاتفاق شاہ قاسم کو نوربخش کا جانشین بنایا چنانچہ انہوں نے نوربخشیہ تحریک کو آگے بڑھایا میر سعد الحق بچپن میں فوت ہوئے سید جعفر ایران سے افغانستان آکر ترمذ میں گمنامی کی زندگی بسر کی لیکن ان کے بیٹے سید علی بونیر میں سکونت اختیار کر کے بڑی شہرت حاصل کی اور اب تک صوبہ سرحد، قبائلی علاقوں اور افغانستان میں ''پیر بابا بونیری ،، کے نام سے بے حد مشہور ہیں7

ایران میں نوربخش کی نسل شاہ قاسم سے بڑھی ان کے بیٹے شاہ بہاؤ

الدولہ حسن اور پوتے شاہ قوام الدین بڑے ذی علم صاحب تصنیف گزرے ہیں جو بالترتیب کتاب ہدایت الخیر اور کتاب نوربخشیہ مشتمل بر دس ابواب کے مصنف ہیں 8۔

نامور خلفاء اور مریدین

آپ نے سیمابی طبیعت پائی تھی آپ خوددرس دیتے اور لوگوں کی روحانی تربیت فرماتے تھے ان کے علاوہ اپنے قابل اعتماد خلفاء اور مریدوں کو تبلیغ وارشاد کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجتے ، پڑھے لکھے لوگوں کی خط و کتابت اور تصنیف و تالیف کے ذریعے راہنمائی کرتے تھے،روحانی انقلابی نظام ''خانقاہ،، سے افادۂ عام کردیا تھاان سب سے بڑھ کر آپ کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ لوگ آپ کی جانب کھنچے چلے آتے اور استفادہ و استفاضہ سے بہرہ ور ہوتے تھے چنانچہ ان ذرائع سے استفادہ کرنے والے لاکھوں ہوتے تھے جس کا اندازہ مختلف تاریخی کتابوں اور نوربخش کے اپنے خطوط کی عبارات سے ہوتا ہے نوربخش نے اپنی کتاب رسالۃ الھدی اور صحیفۃ الاولیاء 9 میں بالترتیب 112 اور 46 جان نثار ساتھیوں کا ذکر کیا ہے آپ نے بعض نامور مریدوں کو سنت مشائخ صوفیہ کے تحت مختلف علاقوں میں دعوتی ذمہ داریاں دے کر روانہ کیا تھا جنہوں نے ان علاقوں میں تحریک نوربخشیہ کو خوب پھیلایا ذیل میں چند نامور خلفاء اور ان کے اوطان کا نام درج کئے جاتے ہیں جن سے آپ کے اثر و نفوذ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ۔

1- حاجی محمد متخلص بہ فراقی سمرقند

2- شیخ محمود بحری بحرآباد

3-مولانا حسین کوکئی ماوراء النہر

4-برہان الدین بغدادی عراق

5- شمس الدین محمد متخلص بہ اسیری لاہیجان

6-شیخ محمد غیبی صولغان رے

7-شیخ محمد الوندی ہمدان

8-خلیل اللہ بغلان

9-مولانا حسن گیلان

10-سلیمان مکاری کشمیر

11-شیخ محمد اسحاق ملتان

سیدمحمدنوربخش کی وفات کے بعد ان کے نامور خلفاءنے بالاتفاق سیدقاسم فیض بخش کو نوربخش کا جانشین نامزدکیا تھا اور انہوں نے تحریک نوربخشیہ کی قیادت سنبھالتے ہی متعدداقدامات کئے جن کی وجہ سے یہ تحریک ایران وتوران اورشام ومصر سےکشمیر وبلتستان تک پھیل گئی کشمیرو بلتستان میں تو صدیوں تک نوربخشیوں کو اقتدار بھی حاصل رہا اب بھی یہ سلسلہ متعدد ملکوں میں تھوڑی بہت فرق کے ساتھ متداول ہے ۔

آثار نوربخش

مسلک نوربخشیہ کے بزرگوں کا یہ امتیاز رہا ہے کہ اس سلسلے سے وابستہ بزرگ اپنے اپنے وقت کے مروجہ علوم و فنوں کے متبحر عالم تھے اور

ساتھ ہی تبلیغ وارشاد میں منہمک رہنے والے مبلغ دین اور مرشدطریقت بھی تھے علاوہ ازیں وہ تصنیف و تالیف کی اہمیت و افادیت سےبھی کماحقہ واقف و آگاہ تھے چنانچہ انہوں نے بکثرت کتابیں اور رسالے لکھے جو امتداد زمانہ کی چیرہ دستیوں کے باوجود اب تک محفوظ ہیں میرسیدمحمدنوربخش ان میں سے ایک ہیں آپ کی مختلف موضوعات پر اصل تصنیف27 کتب و رسائل راقم کے پاس موجود ہیں آپ بہت اچھے انشاء پرداز اور منجھے ہوئے عرفانی شاعر ہیں آپ فارسی بالخصوص عربی زبان میں ایک خاص علمی و ادبی طرز تحریر کے بانی ہیں راقم کے پاس موجودآپ کے تصانیف کی فہرست یہ ہے -

1	الفقہ الاحوط	2	رسالۃ الھدی	3	کتاب الاعتقادیہ
4	سلسلۃ الاولیا	5	معراجیہ	6	عبرت نامہ
7	واردات نوربخش	8	دیوان نوربخش	9	نوریہ
10	اقسام دل	11	مکارم اخلاق	12	شرح حدیث عما
13	رسالہ در آیت	14	تلویحات	15	فوائد
16	انسان نامہ	17	معاش السالکین	18	کشف الحقائق
19	وجودیہ	20	نفس ناطقہ	21	قدوم وحدوث
22	جواب فقہاء	23	مکاتیب نوربخش	24	عوالم خمسہ
25	معرفت ولی	26	سیروسلوک	27	صحیفۃ ا لاولیاء

ان کے علاوہ وہ منسوب کتابیں بھی موجود ہیں جنہیں کچھ اہل علم نے لاعلمی

و اشتباہ کی بنا پر آپ کی طرف منسوب کردی ہیں جیسے ڈاکٹر اسداللہ مصطفوی کا میر سید علی ہمدانی کا رسالہ درویشیہ بنام رسالہ نفس شناسی اور اسی کا سید حسن شاہ کا اسی نام سے اردو ترجمہ اور سید والہ موسوی کا نجم الھدی اور علی محمد ہادی کا اسی نام سے اردو ترجمہ۔بعض نے محض ذاتی گروہی مفادات کے لئے کتابیں لکھیں اور نوربخش کی طرف منسوب کردیا جیسے سید قاسم شاہ کھرکوی کا کتاب نوربخشیہ، تفسیر مزرعۃ الاولیا اور مصائب عترت الطاہرہ ۔مشتاق علی کا میراث جاویدان اور سجاد حسین کندوسی کا ترجمہ رفع اختلاف اور بعض نے دوسروں کی لکھی ہوئی کتابیں آپ کی طرف منسوب کرکے آپ پر ظلم ڈھانے کا جرم کیا جیسے عبدالرحیم دہکردی کا نورعلی شاہ اصفہانی کی جنات الوصال کو بنام کشف الحقیقت فی عوالم الوحدت والکثرت شائع کرنا نہ صرف انہیں منسوب کرنا جرم ہے بلکہ اس کی حمایت کرنا ''عذر گناہ بدتر از گناہ،، کے زمرے میں آتا ہے

تذکرۃ الاولیاء

تذکرۃ الاولیاء امت مسلمہ میں شروع سے ہی ایک مقبول عام موضوع ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ یعنی اللہ کے دوست، اللہ کے حامی اور اللہ والے شروع سے موجود رہے ہیں وہ انہیں دوقسموں میں تقسیم کرتے ہیں ولایت عامہ اور ولایت خاصہ- ولایت عامہ میں تمام اہل ایمان شامل ہیں وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ (المائدہ ۵۵) بیشک تمہارا ولی اللہ، اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے وہ نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں چنانچہ ہر مسلمان مومن اللہ کا بقدر ایمان وعمل ولی ہوتا ہے اور ولایت خاصہ میں صرف وہ لوگ شامل ہیں جو اللہ کے خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالی ولایت خاصہ سے مشرف فرماتے ہیں اس ضمن میں وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) بےشک اللہ کے اولیاء ہیں انہیں کوئی خوف ہے نہ کوئی غم-

چنانچہ اکابرین امت نے ان کی شناخت ومعرفت اور ذکر خیر کے موضوع پر قلم اٹھایا امام ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء، عبدالرحمان سلمی کی طبقات اولیاء اسی سلسلے کی کڑی ہیں اس موضوع پر ہزاروں کتابیں موجود ہیں جن میں تذکرۃ الاولیا از فریدالدین عطار، نفحات الانس از عبدالرحمٰن جامی، طرائق الحقائق از معصوم علی شاہ اور روضات الجنان از حافظ حسین کربلائی وغیرہ بہت مشہور کتابیں ہیں-

میر سید محمد نور بخش کی اولیائے کرام کے موضوع پر پانچ منظوم و منثور کتابیں دستیاب ہیں-ذیل میں ہم ان پر ذرا تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں-

1- سلسلۃ الاولیاء

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اولیائے کرام کے بارے میں ایک کتاب ہے اور یہ عربی میں ہے اس میں تمام سلاسل کے اولیا کا ذکر ہے خواہ وہ فوت ہو گئے ہوں یا تصنیف کے وقت زندہ ہوں-سلسلۃ الاولیاء ایک بار ایران میں شائع ہو چکا ہے جس کا منحصر بہ فرد نسخہ ایک معاصر ایرانی دانشور آقائے دانش پژوہ کو ملا تھا جو اب بھی کتابخانہ ملک تہران میں موجود ہے دانش پژوہ نے اسے جشن نامۂ ہنری کربن نامی کتاب میں کتابی سائز میں شائع کیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے ہمارے خیال میں وہ یقینی طور پر میر سید محمد نور بخش کی تصنیف ہے بقول مرتب یہ کتاب نامکمل ہے مرتب کی یہ بات درست لگتی ہے کیونکہ زیر تبصرہ چھاپی نسخے میں سلسلہ ذہب کے ابتدائی تین چار مشائخ کا تذکرہ موجود نہیں ہے اس کا کامل نسخہ ابھی تک دستیاب نہیں ہے-اس ناقص نسخے میں کل 256 اولیاء کا تذکرہ ہے مصنف نے مختصر الفاظ میں اولیاء کا تذکرہ روحانی مقام و منزلت کے حوالے سے کیا ہے نہ کہ ماہ و سال کے لحاظ سے-

1- مشجر الاولیاء

اس نام سے ایک کتاب کے اقتباسات کئی کتابوں مثلاً مجالس المومنین، طرائق الحقائق، اخبار الاخیار، کلمات الصادقین وغیرہ میں نقل ہوئے ہیں اور اسی نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب بمع اردو ترجمہ مکتبہ قدوسیہ لاہور سے شائع ہوئی ہے جلد اول کا

متن عربی میں اور جلد دوم کا متن فارسی زبان میں ہے جلد اول میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت امام علی سے امام محمد مہدی تک بارہ ائمۂ اطہار کا تفصیلی تذکرہ شامل ہے جبکہ جلد دوم میں حضرت معروف کرخی سے خواجہ اسحاق ختلانی تک میر سید محمد نور بخش کے سلسلے کے بزرگوں کا تفصیلی تذکرہ ہے اگرچہ ان جلدوں میں مذکورہ بالا کتابوں میں مندرج اقتباسات من وعن موجود ہیں لیکن اس میں ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی اور سلسلۃ الذہب دونوں سے بہت سارے مضامین اور اقتباسات من وعن شامل کتاب ہیں جو اس کتاب کے انتساب بہ میر سید محمد نور بخش کو مشکوک بناتے ہیں کیونکہ تاریخی لحاظ سے ملا حسین واعظ کاشفی سید محمد نور بخش کے بعد کا آدمی ہے نیز اس میں کلمات خواجہ اسحاق کے عنوان سے وہ سارے کلمات درج ہیں جو خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی ہیں جنہیں آج تک نقشبندی سلسلے میں کلیدی کلمات کی حیثیت حاصل ہے۔ بہر حال اس میں کل 32 اولیاء کا تفصیلی تذکرہ سوانح عمری کے حوالے سے ہے علاوہ ازیں 17 کا مختصر تذکرہ ہے اس کا کوئی قلمی نسخہ آج تک دستیاب نہیں ہوا ہے۔

3- رسالۃ الھدی

یہ دو ابواب پر مشتمل عربی میں ایک کتاب ہے اس میں میر سید محمد نور بخش نے اپنے مریدوں کا تذکرہ کیا ہے گو اس کتاب کا باب اول مہدیٔ موعود کے بارے میں ہے لیکن باب دوم میں انہوں نے اپنے مریدوں کی مکمل فہرست دی ہے جو غالباً 112 افراد پر مشتمل ہے گویا یہ کتاب نور بخش کے صرف اپنے سلسلے کے اولیاء کا تذکرہ ہے جو کتاب کی تالیف کے وقت زندہ موجود تھے۔ یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے اس کے دو قلمی

نسخے ترکی میں دریافت ہوئے ہیں دونوں کی ٹریسنگ کاپی ہمارے پاس موجود ہیں۔

4- رسالہ در معرفت اولیاً

یہ چند اوراق پر مشتمل مختصر سا فارسی زبان میں ایک رسالہ ہے اس میں اولیائے کرام کی شناخت و معرفت اور ان سے تمسک و وابستگی کے بارے میں مختصر مگر جامع بحث ہے لیکن اس میں کسی بھی ولی اللہ کا تذکرہ نہیں ہے صرف حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی کا مدینے میں قطب وقت سے باریابی کی دعا کرنے اور بعد میں عبدالوہاب بارسینی سے ملاقات ہونے کا ذکر ہے۔ یہ اب تک جعفر صدقیانلو کی تحقیقی کتاب ''احوال و آثار میر سید محمد نور بخش،، کے ساتھ دو بار ایران میں شائع ہوئی ہے جس کی فوٹو کاپی ہمارے پاس موجود ہے اس کا ایک ہی قلمی نسخہ موجود ہے۔

5- صحیفۃ الاولیا

یہ میر سید محمد نور بخش کی ایک معرکتہ الآرا فارسی میں منظوم کتاب ہے جس میں شاعر مصنف نے اپنے بقول ان اولیاء کا تذکرہ کیا ہے جو اس کو نظم کرتے وقت زندہ اور بقید حیات تھے۔

صحیفۃ الاولیاء کے بارے میں آپ مزید آگے پڑھیں گے۔

کچھ مترجم کے بارے میں

مولانا علی محمد ہادی مدظلہ العالی صاحب حقیقی معنوں میں عاشق خدا ورسول اور محبّ علی وحسنین ہیں مولانا صاحب1965 میں شگر کے موضع گلاب پور میں پیدا ہوئے انہوں نے ابتدائی تعلیم شگر ہی میں حاصل کی بلا کے ذہین تھے چنانچہ ہر کلاس میں اول پوزیشن لیتے رہے پھر مولانا غلام رسول براہوی کی تحریک اور راہنمائی میں حصول علم کے لئے کراچی چلے گئے جہاں عالم اسلام کے مشہور دینی تعلیمی مرکز جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور جامعہ امجدیہ میں داخلہ لیا اور وہیں سے فارغ التحصیل ہوئے علاوہ ازیں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا ہے۔

حصول تعلیم کے بعد آپ شگر واپس آئے اور محکمہ تعلیم سے منسلک ہوئے پہلے بی ایڈ کیا پھر اعلی امتیازی نمبروں سے ایم ایڈ کیا مختلف سکولوں میں تعلیم وتدریس میں مصروف رہے۔ہائی سکول گلاب پور میں تعیناتی کے دوران ان کی سید نواز حسین یحیوی کے ساتھ حالات کشیدہ ہوئے جو سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے چنانچہ ان کے بدخواہوں نے گھناؤنی سازشوں کا جال بچھایا جس میں دونوں پھنس گئے اور اس وقت ایک عدالتی فیصلے کے نتیجے میں جیل میں پابند سلاسل ہیں۔

مولانا صاحب بلا کے ذہین واقع ہوئے ہیں ہر موضوع پر گفتگو کرنے کی بھر پور صلاحیت رکھتے ہیں عربی ،فارسی ،اردو ،انگریزی اور بلتی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں قیام سکردو کے دوران مولانا صاحب ہائی سکول نمبر ایک میں اور مولوی محمد ابراہیم فیضی ہائی سکول سکیمید ان میں ثانوی کلاسوں کو انگریزی پڑھایا کرتے تھے ٹھیٹھ مولویوں کو کلاسوں

میں انگریزی پڑھاتے دیکھ کران کے ساتھی اساتذہ حیران ہوتے تھے لیکن اس سے بھی حیران کن بات یہ تھی کہ ان کے شاگرد انگریزی میں اچھے نمبر لیتے تھے۔

میں نے میر سید علی ہمدانی کی کسی کتاب میں پڑھا تھا جس کا ماحصل یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بہت سے لوگوں کو جہنم میں ڈال دینگے بعض جل بھن جائیں گے اور بعض وہاں سے پاک وصاف ہو کر نکلیں گے جل بھن جانے والے کفار ومشرکین ہیں اور کندن بن کر نکلنے والے خطا کار مؤمن ۔ کفار ومشرکین ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں گے اور وہ اس کے ایندھن بن جائیں گے جبکہ خطا کار مؤمن چند دنوں کے لئے ۔ جب غل وغش جل کر کندن بن جائیں گے تو وہ جنت میں جائیں گے دنیا میں اس کی مثال سنار کی کٹھالی میں ڈالی جانے والی چیزیں ہیں جس میں کوئلے بھی ڈالے جاتے ہیں اور سونا چاندی بھی ۔ کوئلہ ایندھن کی حیثیت سے وہیں جل بن کر فنا ہو جاتے ہیں اور سونا چاندی وہیں سے کندھن بن کر نکلتے ہیں''

میں نے میر سید علی ہمدانی کے اس بیان کو دنیا میں حرف بحرف عملی جامہ پہنتے ہوئے دیکھا ہے مولانا علی محمد ہادی مدظلہ العالی صاحب اس کی جیتی جاگتی مثال ہے ان کے بدخواہوں کی سازشوں کے نتیجے میں وہ پہلے سنٹرل جیل گلگت اور اب ڈسٹرک جیل سکردو میں مقید ہیں اس دوران انہوں نے وہ وہ علمی وعرفانی کام سرانجام دیئے ہیں جن کا کوئی مصنف ومؤلف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں جس طرح ماضی میں بہت سے اہل علم و فضل نے جیل کی کال کوٹھری میں علم وعرفان کے شمع کو فروزاں رکھا انہوں نے انہی کی سنت کو پروان چڑھایا کون نہیں جانتا کہ میر سید محمد نور بخش کو ان کے حریف مرزا شاہرخ

نے پابجولان جلاوطن کرنے کا حکم دیا اس کی تعمیل کے دوران میر صاحب سے ایک لاکھ سے زیادہ سالکین طریقت مستفید و مستفیض ہوئے جس کی تفصیل جامع مراسلات اولوالالباب میں موجود ہیں۔

مولانا صاحب مدظلہ العالی نے میر سید محمد نور بخش کی زیر نظر منظوم کتاب صحیفۃ الاولیاء کا پہلے تحقیقی متن تیار کیا پھر اس کا اردو نثر میں ترجمہ مکمل کیا ہے جبکہ اس ہیچمدان نے اس کا مقدمہ، اور تعلیقات واشاریہ ترتیب دی ہے۔

مولانا صاحب نے اب تک دو کتابوں کا ترجمہ شائع کیا ہے پہلے انہوں نے میر سید محمد نور بخش کی مکارم اخلاق کا اردو ترجمہ شائع کیا پھر نجم الھدی حصہ اول -جیل یاترا کے دوران اب تک انہوں نے درج ذیل کتابوں کا اردو میں ترجمہ مکمل کیا ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی جنہیں ہم ان شاء اللہ مستقبل قریب میں شائع کرنے کا عزم رکھتے ہیں نجم الھدی حصہ دوم، تفسیر نجم القرآن، سلوۃ العاشقین، العروہ لاہل الخلوۃ والجلوہ، الحاظر المناظر، شطرنجیہ، فرحۃ العاملین اور معراجیہ-

مولانا صاحب نہایت دلیر، سخی، ہنس مکھ، بذلہ سنج، صاف گو، صحیح العقیدہ، با عمل، روشن خیال، عالم دین ہیں علاوہ ازیں وہ بہترین مقرر، بے مثال مناظر اور نکتہ رس فقیہہ بھی ہیں- حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں آپ کی مفتی اور قاضی کی حیثیت سے گرانقدر خدمات ہیں نور بخشی علماء میں سب سے زیادہ متحرک ہیں جس کی وجہ سے انہیں عوامی، سرکاری، دینی اور سیاسی حلقوں میں بے حد پذیرائی حاصل ہے یہی ہر دلعزیزی اور ہر سطح پر ان کی قائدانہ کارکردگی ان کے حاسدین کے لئے ناقابل برداشت ہیں-

کچھ صحیفۃ الاولیاء کے بارے میں

5- صحیفۃ الاولیا

یہ میر سید محمد نوربخش کی ایک معرکتہ الآرا فارسی میں منظوم کتاب ہے جس میں شاعر مصنف نے اپنے بقول ان اولیاء کا تذکرہ کیا ہے جو اس کو نظم کرتے وقت زندہ اور بقید حیات تھے چنانچہ مصنفؒ خود فرماتے ہیں ۔

بنا م خدا کر ده ام عز م جزم
که آر م بسی اولیا را بنظم
و لیکن همه اولیا ی زما ن !!
نه آنانکه رفتند از ین خا کد ا ن

یعنی میں نے اللہ کے نام پر پکا ارادہ کیا ہے کہ میں بہت سے اولیائے کرام کو نظم کی لڑی میں پروؤں ۔اس میں صرف اس زمانے کے اولیا کو جو دنیا میں زندہ موجود ہیں نہ کہ اُن اولیا کو جو اس دنیا سے رخصت ہو کر چلے گئے ہیں-

اگرچہ مصنف نے صرف اس وقت زندہ اور موجود اولیا کا تذکرہ کرنے کی بات کی ہے لیکن اس میں اپنا زنجیرۂ طریقت بھی دیا ہے جو خواجہ اسحاق ختلانی سے شروع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوتا ہے نیز اس میں بے شمار دوسرے ایسے موضوعات پر بھی انہوں نے کلام کیا ہے جو اولیائے کرام یا ولایت سے بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلق رکھتے ہیں مثلا اولیاء کی شناخت و پیروی، مجاذیب حق کی نشانی اور ان کے

بارے میں شرعی فتوی، اپنا اور اپنے سلسلۂ طریقت کا تعارف، پیران باطل کی نشانی اور ان کی مثالیں، عمل صالح کی اہمیت وغیرہ وغیرہ۔

اس میں سید محمد نوربخش نے صرف اپنے سلسلے کے اولیا کا تذکرہ ہی نہیں کیا بلکہ تمام سلسلوں اور تمام ملکوں کے اولیا کا تذکرہ کیا ہے یہ تذکرہ مفصل نہیں بلکہ نہایت اختصار کے ساتھ صرف اولیاء کے روحانی مقام و کیفیت کے بارے میں ہے۔اس میں کل 119 اولیاء کا تذکرہ ہے۔

یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1- برات لائبریری خپلو بلتستان

یہ خط نستعلیق پختہ میں مکمل نسخہ ہے اور بلتستان کے مشہور خطاط میر عبداللہ عراقی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مخطوطہ ہے جن کے 1118ھ سے 1190ھ کے دوران لکھے گئے مخطوطات بلتستان میں عام ملتے ہیں۔ اس میں کل ۳۵ صفحات ہیں اور ہر صفحے پر ۱۳ سطریں ہیں اور کل اشعار ۴۴۶ ہیں اس کے ساتھ نوربخش کی عبرت نامہ اور واردات نوربخش بھی ہیں لیکن کوئی ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

2- برات لائبریری خپلو بلتستان

یہ نسخہ بھی برات لائبریری میں موجود ہے یہ مذکورہ بالا نسخے کی ہو بہو نقل ہے اس پر کوئی ترقیمہ موجود نہیں ہے اس میں کل ۳۵ صفحات ہیں اور ہر صفحے پر ۱۳ سطریں ہیں اور کل اشعار ۴۴۶ ہیں اس کے ساتھ میر سید محمد نوربخش کی غزلیات بھی ہیں مگر ناقص

ہے۔

3- کتابخانہ ملک تہران

یہ ایران کے کتابخانہ ملک تہران میں تحت نمبر 19/4190 محفوظ ہے یہ ایک مجموعے میں شامل ہے جو ص 125 سے 132 تک ہے یہ بھی خط نستعلیق میں ہے لیکن تحریر گوارا ہے کاتب خوش نویس نہیں ہے یہ چودہ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحے پر ۱۳ سطریں ہیں اس میں کل ۲۰۱ اشعار ہیں یہ اول کامل مگر آخر ناقص نسخہ ہے اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی میرے پاس موجود ہے۔

4- نسخۂ صدقیانلو تہران

یہ ایران کے ایک دانشور جعفر صدقیانلو کے کتابخانے میں موجود ہے یہ بھی نامکمل ہے اس کی کاپی میرے پاس موجود نہیں ہے۔

5- ایران

یہ ۳۴ صفحات پر مشتمل ایک کامل نسخہ ہے اور ہر صفحے پر ۱۳ اشعار ہیں اس میں کل ۴۴۳ اشعار ہیں یہ بھی خط نستعلیق میں ہے نسخہ خوبصورت اور مکمل ہے اس کے ساتھ نور بخش کی عبرت نامہ اور واردات نور بخش بھی ہیں اس کی فوٹو کاپی میرے پاس موجود ہے لیکن اس کی اصل کہاں ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے۔

6- تاشقند

یہ نسخہ نیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ تاشقند میں محفوظ ہے اس کی کاپی میرے پاس موجود نہیں ہے۔

اس کتاب کو مولانا صاحب نے متون کے مقابلے کے بعد تدوین کیا تھا پھر اس کے تحقیقی متن کا اردو میں سلیس ترجمہ کیا ہے ساتھ ہی ضروری حواشی بھی دیئے گئے اس طرح اس کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔اس کا مقدمہ میں نے رقم کیا ہے اور آخر میں تعلیقات کے عنوان سے بعض باتوں کی وضاحت شامل ہے اسی طرح انڈکس شامل ہے جو آج کل تحقیقی کاموں کا لازمی حصہ ہے امید ہے کہ قارئین اس کتاب اور ہماری پیش کش کو پسند فرمائیں گے۔

نیاز کیش

غلام حسن حسنو ایم اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنـا م خدا کـر ده ام عـز م جـزم	کـه آر م بسـی اولیـا را بنـظـم
ولیـکـن هـمـه اولیـا ی زمـا ن	نه آنـانکـه رفتند از ین خا کدا ن
تـو انـم سـخـن گـفتـن از اولیا ء	کـه ایشـا ن عبـا د اند مـا نند مـا
نیـــا رم مــن از ذا ت او دم زد ن	نشـا یـد کسی را نفس هم زد ن ا
مـن و ذا ت بـی چون کجا تا کجا	خـو ر و ذ ر ۂ دو ن کـجـا تـا کـجا
اگـر هـا د یـیم و دگـر ۲ مهد ییم	بـجـنـب قـد م طـفلگـی مهد ییم ۳
یـکـی قطر ہ ایم از محیط وجو د	فـر و مـا نـد از کـا هلی در قیو د
من از قطرهگی گشته ام بس نفور	خـد ا یـا رسـا نـم بـد ر یا ی نُو ر

میں نے اللہ کے نام پر پکا ارادہ کیا ہے کہ میں بہت سے اولیاء کرام کو نظم کی لڑی میں پروؤں۔ اس میں صرف اس زمانے کے اولیا کو جو دنیا میں زندہ موجود ہیں نہ کہ اُن اولیا کو جو اس دنیا سے رخصت ہو کر چلے گئے ہیں میں اولیائے کرام سے متعلق گفتگو کر سکتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے ہی طرح کے بندے ہیں میں ذات خداوندی کے بارے میں

(۱) نسخہ (ب) میں دوسرا مصرع اس طرح آیا ہے ''نشا ید کسی را بجز تم زد ن'' جس کے معنی ہیں کہ کسی کے لئے بجز خاموش رہنے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ تم فارسی میں بمعنی پردہ، سیاہی وغیرہ کے آتے ہیں۔ ۲ نسخہ (الف) میں گــــــــر آیا ہے،
۳ اس شعر میں صنعت تجنیس سے کام لیا گیا ہے کیونکہ 'مھـد ییـمؔ مصرع اول میں بمعنی 'ہدایت یافتہ' اور مصرع ثانی میں بمعنی' گہوارۂ آیا ہے۔

بحث نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی لب کشائی کرتا ہوں (کیونکہ) کسی کے لئے اس معاملے میں دم بھرنے کی مجال نہیں ہے کہاں میں اور کہاں ذات بے ہمتا؟

کہاں سورج اور کہاں کم ہمت چیونٹی؟ گو ہم ہادی (ہدایت دھندہ) بھی ہیں اور مہدی (ہدایت یافتہ) بھی پر وجوبِ وجود کے مقابلے میں ہم ابھی طفل گھوارہ ہیں ہم بحر وجود کا ایک قطرہ ہیں جو (اپنی) سستی کی وجہ سے قید و بند میں گرفتار ہے۔ اور میں قطرہ کی حالت میں رہنے سے سخت متنفر ہو چکا ہوں -

دخول جنت کا مدار فضل خداوندی

با لطا ف و احسا ن بی علّتت	بـا عـطـا ف و غـفـر ان بی منتت
در یـن نشا ة گر چه بسی جا معم	نـد ا ی تُـر ا رو ز و شـب سا معم
اگـر[4] اِرْجِعِیْ آید از حضر تت	رو ا نـــی رو م تـا در ر حـمتـت
بتـا ئیـد فـضـلت که آن گر بُو د	بـجـنـبـش عـمـلهـا[5] محقّر بو د
با عما لِ مز جا تِ خو د کی تُوان	رسید ن بد ان حضر تِ بی کر ا ن
الهـی ببـخشا ی از فضل خو یش	بـر یـن عا صی[6] عا جز سسینه ر یش
در اقـلیـمِ غـفـر انِ بـی منتهـا ت	عـمـلهـا ی خـلـقا ن بُو دَ تـرَّهـا ت

(لہذا) اے اللہ! اپنے بے سبب احسانات و مہربانی، اور بے منت بخشش و کرم نوازی کے ذریعے دریائے نور تک مجھے رسائی عطا فرما اگرچہ میں اس دنیا میں بڑا ہی جامع

[4] نسخہ الف میں کہ گر آیا ہے۔ [5] نسخہ الف میں بجائے عـمـلهـا عمل پس آیا ہے۔ [6] نسخہ الف میں عاصی اور، عاجز کے درمیان تقدم و تاخر واقع ہوا ہے اور عاجز کی بجائے عاجزی ہے۔

الکمالات ہوں (اور) دن رات تیری پکار سننے والا ہوں تیری درگاہ سے اگر اِرْجِعِیْ ''ہمارے پاس واپس لوٹ آ'' کی ندا آئے تو میں تیرے رحمت (جنت) تک صرف

تیرے فضل کے بل بوتے پر بآسانی چلا آسکوں گا تیرا فضل اگر کسی کے شامل حال ہوتو اس کے آگے تمام اعمال ہیچ ہو جاتے ہیں ناپیدا کنار ہستی کی درگاہ تک اپنے گھٹیا اعمال کے ذریعے رسائی پانا کیونکر ممکن ہے؟ اے اللہ! اپنے فضل سے اس زخمی دل والے گناہگار (اور) ناتواں بندے کو بخش دے! تیرے بے پناہ عالم بخشش کے مقابلے میں ساری مخلوق کے اعمال ہیچ ہیں۔

ہمت سے کام لینا

ببا زار مصر ی که پیر و ےجو ان	خــر یـد ا ر یـوسف بـا شد بجـان
عمل گر کلا یه۸ است و بی قیمت است	خر ید ار یو سف شد ن همت است

مصر کے بازار میں جہاں ہر بوڑھا اور نوجواں دل و جان سے دیدار حسن یوسف کا خریدار ہوتا ہے گو عمل بے قیمت اور کھوٹا ہو اس کے باوجود یوسف علیہ السلام کا خریدار بننا ہمت کی بات ہے

شیخ علاؤالدولہ سمنانی

نـد ارم عـمـل آن قد ر که هست بـجـنـب ریا ضت کُملّ کم است

نیـم در عـمل چو ن علا دو له من ریـا ضـت مسـلـم شد او را وفن

ے۔ نسخہ (الف) میں بجائے پیر و جوان، ہر نو جوانؔ ہے۔ ۸۔ نسخہ (ب) میں کلافست ہے ۔ دونوں کا معنی یکساں ہے۔

همه عمر و ی بو د هفتا دو هفت	دو صـد بـا چل و سی چلۀ نشست ۹
همائی ست مر غی ۰ ا که عزلت گرید	زعـز لـت یـقیـن او بعّز ت رسید

جس قدر عمل کا ہونا چاہیئے اس قدر میرا عمل نہیں ہے ارباب کمال کی ریاضتوں کے سامنے میرا عمل بہت ہی تھوڑا ہے میدانِ عمل میں میں علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ کی طرح نہیں ہوں کیونکہ ریاضت کشی آپ کا مسلم الثبوت ہنر تھی۔ آپ کی پوری زندگی ستّر بہاروں پر مشتمل تھی (اس عرصے میں) آپ نے دوسوستر (270) چلے کاٹے آپ ہما پرندے کی مانند تھے جس نے تنہائی اختیار کی بلاشبہ آپ نے تنہائی کے ذریعے ہی (درگاہ ایزدی میں) عزت پائی۔

شاہ ہمدانؒ کی ریاضت کسی:۔

دگر شیخ شیخم که او سید است	علی نام و الو ند یش ۱۱ مو لد است
بگشت او جهان را سر ا سر سه با ر	بـد یـد اولیـا چـا ر صد بـا هز ا ر
نمو د ه۲۵ ا ست پنجا ه سا ل اختیا ر	تجا فی ۱۳ ز مضجع زهی مرد کا ر
چنـیـن کـاملا ن زا و لیابو د ه اند	کـه گـو ی ریـا ضـت بر بو ده اند

ان کے علاوہ میرے بالواسطہ پیرومرشد جو سید بھی ہیں، ان کا نام نامی علی ہے

۹۔نسخہ ب میں مصرع ثانی یوں ہے "بسالی دو سه چله بنشت و رفتٌ

چونکہ نسخہ (الف) کی عبارت مصنف کی کتاب سلسلۃ الذہب ملقب مشجر الاولیاء سے ہم آہنگ ہے اس لئے اسے اصل قرار دیا گیا۔ ۱۰۔نسخہ (ب) میں "عمری" ہے۔ ۱۱۔ نسخہ (الف) میں "ابوندی" ہے ۱۲۔ نسخہ (ب) میں "نبود" ہے ۱۳۔ نسخہ (ب) میں "از" ہے۔

اور الوند (ہمدان) آپ کی جائے پیدائش ہے آپ نے پوری (آباد) دنیا کی تین بار سیاحت کی اور چودہ سو اولیائے کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا آپ کی ریاضت کشی کا یہ عالم تھا کہ پچاس سال تک آپ نے اپنا پہلو بستر سے علیحدہ رکھا۔ ماشاءاللہ وہ

کیسے مرد میدان تھے؟ ایسی باکمال ہستیاں اولیاء اللہ ہیں کہ انہوں نے میدان عمل میں گوئے ریاضت لے گیا ہے۔

تحدیثِ نفس

با عمال اگر هست چون من بسی	بد انش چو من نیست حا لا ً کسی
بـا حـو ال دیـگـر اصحـا ب مـا	در یـن دور نبـو د کسـی زاو لیـا
شـنـا سـا ی حق گشته ام ان قد ر	کـه بـا شـد فـر خو رطو ق ۱۴ بشر
بو د حلّ هر ۱۵ مشکلی پیش من	شـد ه مـخـز ن حق دل ریـش من
هـمـــه مشـکـل انبیـا ء ورسـل	هـمــه مسـلک هــا د یـا ن سُبُل
نـه هـر کـا ر افسا نه ای کهنه ای	کـه یا بند نز دیک هر لکنه ای ۱۶

گو عملی میدان میں میرے ہم پلہ بہت سے آدمی ہیں لیکن علم و دانش کے میدان میں اس وقت میرا کوئی مدّمقابل نہیں ہے اس زمانے میں کوئی بھی ولی میرے مصاحبوں کی مانند (مقامات ولایت) اور احوال سے (واقف) نہیں ہے مجھے حق تعالی کی اتنی معرفت حاصل ہوچکی ہے جتنی (معرفت حاصل کرنا) کسی انسان کے بس میں

۱۴ نسخہ (الف) میں "خورد ہے اور نسخہ (ب) " میں طور ہے۔ ۱۵ نسخہ (الف) میں ہمہ ہے۔ ۱۶ نسخہ (ب) میں یہ شعر نہیں ہے۔

ہے۔ میرے پاس ہر ہر مشکل کا حل موجود ہے اور میرا دل مجروح حق تعالی کی معرفت کا خزانہ ہے۔ (میرے پاس) تمام نبیوں اور رسولوں کی مشکلات اور تمام مسلکوں کے رہنماؤں کی مشکلات (کا حل موجود ہے)

فنافی اللہ کا مقام:۔

بتفصیل جز وی نیا رم رسید	مگر آنکه گر دم خد ای وحید
دران دم که ۱۷ من حی مطلق شو م	نما ند دو ئی جملگی حق شو م
بو د علم من بحر بی ساحلی	که غوصش ندا ند بجز وا صلی
بو د علم من علم بی منتها	بنا سو ت ولا هوت و ارض و سما ۱۸
بود علم من علم بی حد و عد	بذ رات عا لم از ل تا ابد
بو د علم من علم حیّ علیم	نبا شد بجز من خدا ی عظیم

خدائے تعالی تک مکمل رسائی اس وقت ممکن ہے جب میں اپنی ذات سے فنا ہو کر مظہر خدائے واحد بن جاؤں جس وقت میں ہمشیہ زندہ رہنے والے خدائے مطلق کا مظہر بن جاتا ہوں اس وقت دوئی بالکل نہیں رہتی (بلکہ) میں بالکلیہ مظہر حق تعالی ہوجاتا ہوں پس میرا علم ایسا بحر بیکراں ہوجاتا ہے کہ جس میں خدارسیدہ کامل شخص کے سوا کوئی غوطہ زن نہیں ہوسکتا عالم ناسوت ولاہوت اور زمین وآسمان پر میرا علم حاوی وغیر متناہی ہوجاتا ہے ازل سے ابد تک ذرات عالم پر میرا علمی احاطہ کسی گنتی وحد بندی کے بغیر ہوتا

۱۷ نسخہ (الف) میں " دراں حین " ہے اور نسخہ (ب) میں " حیّ مطلق " ہے۔ ۱۸ نسخہ (الف) میں یہ شعر اگلے دو اشعار کے بعد آیا ہے۔

ہوتا ہے۔ اس وقت کیونکہ میرا علم ہمیشہ زندہ رہنے والے (اور) ہر ہر چیز پر علمی احاطہ رکھنے والے خدا کا علم ہے میرے سوا کوئی مظہر خدائے بزرگ نہیں۔

ملحد کون ہے؟

چینن وحدت ار با شدت واحدی	وگر لفظ دز دیدہ ای ملحدی
اگر پیر تاجی وگر ۱۹ تولمی	وگر صائن الدین وگر قاسمی
زدزدی الفاظِ کمل بسی	بآتش بسوزند همچون خسی ۲۰
اگر ناشناسی حروفی بود	یقین ملحدست و ۲۱ شریری بود
ولی نعمت الله ملحد نبود	چو صالح شد ۲۲ وگشت قومش ثمود

اگر ایسی وحدت کا تجھے حصول ہو چکا ہے تو تو موحد ہے اور اگر تیرے یہ الفاظ چوری کے ہیں تو تو زندیق ہے خواہ وہ پیر تاجی ہو خواہ، تولمی۔ صائن الدین ہو خواہ قاسمی۔ بہت سے کاملین کے الفاظ چوری کرنے کی وجہ سے نام نہاد کئی بزرگ آگ میں ایندھن کی طرح جلتے ہیں اگر تجھے (اس کی حقیقت) معلوم نہیں (تو جان لے کہ یہ) حروفی فرقے کے ہیں جو کہ بلاشبہ زندیق اور بدکار رہیں۔ حضرت نعمت اللہ ولی (علیہ الرحمتہ) زندیق نہیں تھے (بلکہ) آپ حضرت صالح علیہ السلام کی طرح تھے اور آپ کی قوم، قوم ثمود کی مانند (اس زندیق قوم سے پرہیز کرنا واجب ہے ان کے بے دین ہونے پر ہر ولی کا کلی اتفاق ہے)۔

۱۹ نسخہ (الف) میں 'واژ' ہے۔ ۲۰ نسخہ (ب) کے مصرع میں 'است' زائد ہے۔
۲۱۔ نسخہ الف اور ب دونوں نسخوں میں 'او' ہے۔ ۲۲۔ ایضا دونوں نسخوں میں 'او' ہے۔

لفظی الحاد اور توحید:۔

چو الحاد و توحید در قال و قیل	چو د قوم موسی و قبطی و نیل
مکاشف شود عارف و اهل دید	که نبود حقیقت بگفت و شنید
زالحاد و تقلید ۲۳ رویت بتاب	که افراط و تفریط نبود صواب
پس آنگه بتوحید واقف شوی	زار باب احوال واقف شوی
بدریائ وحدت کسی که رسید	خودی و دوی رفت واوشد وحید
درین دم انا الحق اگر گوید او	وگر لِیْ مَعَ اللّٰہِ گوید نکو
ولیک این صفت حال کمل بود	نه هر سالکی را مُحصّل بُوَد
چه داند کسی کو نگشته خُدای	خدائی محیط ارض و سما
نگشته ز کثرت بکلی فنا	ننوشیده یکبار جام فنا

ظاہری گفتگو میں الحاد وتوحید بولنا بنی اسرائیل، قوم اور دریائے نیل بولنے کی مانند ہے صاحب کشف معرفت اور معنوی بصیرت والا ہوتا ہے کیونکہ حقیقت کا بیان باہمی گفتگو سے نہیں ہوسکتا۔ (۲۴) چاہئے کہ الحاد" اور" "تقلید" سے اپنا منہ موڑ لے

۲۳-نسخہ (ب) میں توحید ہے۔

۲۴ تصوف کا تعلق گفتگو اور کلام سے نہیں گفتگو، کلام اور اصطلاحات سے کماحقہ معانی حاصل نہیں ہوتے کیونکہ معانی حقائق سے تعلق رکھتے ہیں اور حقائق باطن سے متعلق ہیں بغیر کشف کے باطن تک رسائی محال ہے محدود اور جزوی عقل کے ذریعے ان کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

فلسفی را چشم حق بین سخت نا بینا بود
گر چه بیکن باشد و یا بو علی سینا بود

کیونکہ افراط وتفریطاً والا عمل درست عمل نہیں ہوا کرتا۔ (حقیقی) توحید کی معرفت تب تجھے

حاصل ہوگی جب تو ارباب معنی کے احوال سے آگاہ ہوجائے گا۔ جب کوئی "وحدت" کے بحر بیکراں کو رسائی پاتا ہے تب خودی اور دوئی ۲۵ مفقود ہوجاتی ہیں اور وہ وحدت حقیقی کا حامل ہوجاتا ہے اس وقت وہ (وحدت حقیقی سے موصوف) اگر انا الحق ۲۶ کہے یا لی مع اللہ ۲۷ (کا نعرہ لگائے) تو ٹھیک ہے لیکن یہ حالت تو کاملین کی ہوتی ہے ہر سالک کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا جو آدمی جام فنا ایک دفعہ نوش کر کے کلی طور پر فنا ہوکر خدائی صفات سے موصوف نہ ہوا ہو وہ زمین و آسمان کو احاطہ کئے ہوئے خدا کو کیا پائیگا ؟

میر سید محمد نور بخش کا مقام فنا فی اللہ:۔

من آنم که نو شیدم از دست یار زجام مئی عشق سی صد هزار
بیک مجلسم این قدر داده است همه مستی من ازان باده است
فنای زهر جام می یافتم بقائی ۲۸ بفرمان وی یافتم
من از شرم یاران نگفتم بکس که دارند ۲۹ چدی برین دسترس

میں وہ (انسان کامل) ہوں جس نے محبوب کے ہاتھ سے شراب عشق کے تیس لاکھ

۲۵ خودی "دوئی" عرفاء کی اصلاح میں انانیت موہوم کی بقا کو کہتے ہیں جس سے فنائے حقیقی نہیں ملتی اس وقت "من وتو" کا شعور موجود ہوتا ہے۔ ۲۶ نعرہ منصور حلاج علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہے اس کے معنی ہیں "میں حق ہوں" ۲۷ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ یعنی مجھ کو حق تعالی کے ساتھ ایک ایسا وقت ہوتا ہے جس میں ملک مقرب اور نبی مرسل کے لئے گنجائش نہیں رہتی۔ ۲۸ نسخہ (ب) میں "فرمان" آیا ہے۔ ۲۹ نسخہ (ب) میں "دا دند چندین" ہے۔

ساغر نوش کئے ہیں۔ ایک ہی مجلس میں محبوب نے مجھے اتنی زیادہ شراب پلائی ہے میری

تمام مستی اسی شراب کی وجہ سے ہے میں نے شراب کے ہر پیالہ سے فنا پائی (نیز) میں نے محبوب کے فرمان کے تحت بقا (بھی) پائی ۲۷ دوستوں سے حیا کی بناء پر میں نے یہ (بات) کسی کو نہیں بتائی کیونکہ ان میں سے کچھ لوگوں کو اس پر دسترس حاصل ہے۔

محمد الوندی مرید نور بخش کا مقام:۔

محمد کز الوند بوده است وی	خبر داد از ان حال و ساقی و می
جو اسیس لاهوت گشتند ۳۰ مگر	که از عرش بالا دهد ۳۱ او خبر

(میرے فانی فی اللہ دوستوں میں سے) محمد نے جو کہ شہر الوند (ہمدان) سے ہیں، اس (بیخودی کی) کیفیت، ساقی (یعنی محبوب حقیقی) اور شراب (عشق) کی خبر دوسروں کو دی گو میرے تمام دوست عالم لاہوت کے راز دان ہیں پر وہ (محمد الوندی رحمتہ اللہ علیہ) عرش کے اوپر کی خبریں بھی دیتا ہے۔

ہم عصروں کی رفعت مقامی:

حریفان بزم اند اخوان ما دلیران رزم اند اقران ما
چو در سیر ۳۲ فی الله مستغرق اند بجسم ار مقید بدل مطلق اند ۳۳

۳۰ نسخہ (ب) " گشتہ " ہے۔ ۳۱ نسخہ (الف) " دھندم " ہے۔ ۳۲ کشف و کرامات کے ذریعے راہ سلوک طے کرنے کو " سیر " کہتے ہیں اس کے تین درجے ہیں ۱ سیر الی اللہ ۲ سیر باللہ ۳ سیر فی اللہ۔ سیر الی اللہ مبتدئین کے لئے ہے سیر باللہ متوسطین کا طور ہے جبکہ سیر فی اللہ کاملین اور منتہی لوگوں کا شیوہ ہے۔

خبر دار با شند از هر چه هست	زمعنی و صورت زبا لا و پست
اگر چه نبا شد چنیں دا ئمی	که قطر ه ندا رد ۳۴ مجا ل یمی
مگر آنکه از خو د ۳۵ مبرا شو د	در افتد بد ر یا و دریا شو د
پس آنگه بُو د حا لِ اوحا لِ بحر	نه بحر یکه آن را کر ان ست و قعر
بلدریای وحدت اگر چه خو شم ۳۶	زدر یا ئ وحد ت بسا حل کشم
که تا گو یم از حا ل هر و اصلی	که اهل جها ن را بُوَد حا صلی
بعلم الیقین و بعین الیقین	بحق الیقین نه بظن ظنین
بکشف و بنقل ۳۷ و بعقل سلیم	با لها م و ۳۸ اعلام حیّ علیم
زا طو ار هر طا ئیفه و ا قفم	بحا لا ت هر سلسله عا رفم
شنا سم مقا ما ت هر یک ۳۹ ولی	با ر ثیت شا ه مر دا ں علی

میرے (تمام) احباب (مریدین) بزم عشق میں ہم پیشہ وحلیف ہیں اور میرے (تمام) ہمعصر میدان مجاہدہ کے جیالے ہیں۔ چونکہ وہ سیر فی اللہ میں ڈوبے ہوئے ہیں لہذا گو وہ جسمانی طور پر مقید ہیں، پر قلبی لحاظ سے آزاد و مطلق ہیں وہ (منازل عرفان کے) معنی وصورت اور (راہ سلوک کے) نشیب وفراز (الغرض) ہر ہر چیز سے باخبر ہیں جیسے قطرہ کے لئے سمندر کی گنجائش حاصل نہیں ہے ایسے ہی (اہل ا

۳۳؎ اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے جو آپؐ نے ارباب کمال کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "ابـدا انهـم الـخ ترجمہ ۳۴؎ نسخہ (ب) نباشد آیا ہے۔ ۳۵؎ نسخہ (الف) میں معسلہ ہے۔ ۳۶؎ نسخہ (الف) میں صیغہٗ جمع آیا ہے۔ ۳۷؎ نسخہ (ب) میں واوٗ عاطفہ نہیں ہے۔ ۳۸؎ نسخہ (ب) میں باعلاوالہامؔ ہے۔ ۳۹؎ نسخہ (الف) میں یک یکؔ ہے،

للہ کے لئے فنافی اللہ کی یہ کیفیت) اگر چہ دائمی نہیں ہوتی ۔ پھر بھی جو آدمی دریا میں اُتر جانے کی وجہ سے اپنے آپ سے مبرا ہو جائے اور مکمل طور پر دریا صفت ہو جائے تو اس وقت ایسے آدمی کی مثال سمندر کی مانند ہے وہ ایسا سمندر نہیں جس کے لئے ساحل یا تہہ ہوتے ہیں اگر چہ میں اس دریائے وحدت میں خوش ہوں پر میں نے دریائے وحدت کے کنارے کنارے چلنے کی ٹھان لی ہے تا کہ بدگمان کی قیاس آرائی کو دخل دیئے بغیر صحیح عقل و نقل کشف و الہام اور ہمیشہ زندہ رہنے والے خدائے دانا کی (غیبی) اطلاع کے ذریعے ہر ہر ولی کا حال علم الیقین ،عین الیقین اور حق الیقین کے ساتھ بیان کروں کیوں کہ اسی سے دنیا والوں کو فائدہ ہوتا ہے ۔ میں ہر ہر گروہ کے طریقہ ہائے سلوک سے واقف ہوں (اور تصوف) کے ہر ہر سلسلے کی حالات سے آگاہ ہوں شہنشاہ اولیاء حضرت علی علیہ السلام کی میراث سے ہر ہر ولی کو جتنا حصہ ملا ہے اس کی مجھے پوری پہچان ہے ۔

کشمیر

ز کشمیر گیرم من ابتدا	بر و مش رسانم شود منتها ۴۰

اب میں اولیائے کشمیر کے تذکرہ سے (اس رسالہ کا) آغاز کرتا ہوں اور اولیائے روم (ترکی) کے تذکرے کے ساتھ اس کو انجام پذیر کرتا ہوں

بہاءالدین کشمیری

بہا دین بکشمیر مرد خدا است　　خداوند اطوار و کشف و صفا است

۴۰؎ نسخہ (ب) میں یہ شعر نہیں ہے۔

حضرت بہاؤالدین کشمیر میں ولی اللہ ہیں قلبی اطوار اور کشف وصفا کا مالک ہے

اطوار سبعۂ قلبیہ

گر اطوا ر دل را ندنی تو نا م	بگو یم بتر تیب بشنو تما م
لسا نی و نفسی و قلبی شمر	چو سر ی و ر و حی خفی ای پسر
یغیب الغیو ب است پا یان آن	فنا ی حقیقی است از وی نشا ن

سُن لے! اگر تجھے قلبی اطوار کے نام نہیں آتے تو میں ان تمام کو ترتیب سے بتا دیتا ہوں اے بیٹے! لسانی، نفسی، قلبی، سری، روحی، اور خفی کو شمار کر۔ قلبی اطوار میں سے آخری طور "غیب الغیوب" ہے جس کی علامت فنائے حقیقی ہے۔

ہندوستان

بهند و ستا ن گر نما ئی عبور	به بین در سیا هی چگو نست نو ر ۴۱

اگر ہندوستان میں تیرا گزر ہو جائے تو (اس امر کا) ملاحظہ کر کہ سیاہی میں نور کا جلوہ کیونکر ہوتا ہے؟

شیخ اسحق ملتانی

که آن هست اسحا ق ملتا ن زهند	چو و ی مر شد ی نیست در هند و سند
تجلی و حا لا ت او وافر است	در اطوار قلبی بسی ما هر است

۴۱ نور در سیاہی سے مراد فنائے حقیقی ہے جب سالک اطوار قلبی کو طے کرتے کرتے "غیب الغیوب" کے مرتبہ کو رسائی پاتا ہے تو انوار متلونہ غیبیہ میں سے نور اسود کا ظہور ہوتا ہے۔

ہندوستان میں حضرت اسحاق ملتانیؒ ہیں پورے ہندوستان اور سندھ میں آپ کا ہم پلہ کوئی مرشد نہیں۔ آپ کی تجلیات اور باطنی احوال بہت ہی زیادہ ہیں (اور) قلبی اطوار کے معاملے میں آپ بڑے بامہارت بزرگ ہیں۴۲۔

شیخ رکن عالم ملتانی

بـو د شیـخ عـا لـم ملتـا ن کنو ن بملک هر ات است وی را سکو ن
در اخلا ق نیک ست و قطع طمع زا ر باب علم است و زهد و و ر ع
چو از سهر وردی است وی ر ا سند همه رو ز و شب زا ن عبا دت کند
زشـو مــی الـحـا د و تـر سِ خد ا فتـا د از خـلا ئق بـکـلـی جُـد ا
بتقلید اگر چه بسی مبتلا است ولـی در طر یقت و لی خد اا ست
در یغـا مـلا قـا ت چند ان نبو د نشد هیچ از احو ال گفت و شنو د
اگـر چند روزی مصا حب شد ی بـمـعـنی عجا ئب و قوفش شد ی
مـگـوای پسر هر که گر دد و لی نـگر دد۴۳مقا ما ت او چُو ن علی
چـه حا جت مر او ر ا بتعلیم کس خضر ر ا بجو ۴۴و بمو سی بر س
نهـا یـت نـد ارد و لا یـت یقین نبـی ر ا بـد ان و ولـی ر ا به بین۴۵
اگـر فـو ق ذ ی عـلـم نبو د علیم بـود دا نش هر غبی۴۶چو ن حکیم

۴۲-انہی کے سوال کے جواب میں نوربخش نے معاش السالکین قلمبند کی تھی ۴۳؎ نسخہ (الف) میں "مگر اور "وگرشد" ہے۔ ۴۴؎ نسخہ (ب) میں واؤ نہیں ہے۔ ۴۵؎ مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کے اندر بھی پائی جاتی ہے اور ولی میں بھی۔ ۴۶؎ نسخہ (ب) میں خسیؔ ہے۔

شیخ رکن عالم ملتانی ابھی ملک ہرات میں سکونت پذیر ہیں آپ عمدہ اخلاق کے مالک ہیں اور حرص کے ترک کرنے والے ہیں علم وزہد اور پرہیزگاری والوں میں سے ہیں کیونکہ آپ کی سند حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے (جاملتی) ہے اس لئے آپ دن رات عبادت الٰہی (ہی) میں مشغول رہتے ہیں (لوگوں کے) بے دینی کی بدشگونی سے بچنے اور خداترسی کی وجہ سے آپ لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں (گو شریعت میں) آپ تقلید کے پابند ہیں پر طریقت میں آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں افسوس! میری اُن سے ملاقات زیادہ دنوں تک نہیں رہی اس لئے باطنی احوال کے بارے میں آپ کے ساتھ تبادلہ خیال نہیں ہُوا اگر کچھ دن آپ میرا ہم نشین ہوتے تو وہ معنوی عجائبات سے واقف ہوتا مگر اے بیٹے (گو) ہر کوئی آدمی ولی بن سکتا ہے لیکن اس کے روحانی مقامات حضرت علی علیہ السلام کے جیسے نہیں ہوسکتے ایسی کامل ہستی کو کسی سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ (پس اسے چاہئے کہ) خضر کو تلاش کرے اور موسیٰ علیہ السلام تک رسائی حاصل کرے۔ بے شک ولایت کی کوئی انتہا نہیں ہے (پس) نبی کو جان لے اور ولی کو دیکھ لے اگر ہر جاننے والے کے اوپر کوئی (دوسرا) علم والا نہ ہو تو ہر کند ذہن کی عقل حکیم کی سی ہوتی ہے

کابلستان

بود ۴۷ کابلستان مصفی بسی	یقینم که هست آں صفا از کسی
دران۴۸ جایکی مرشدی کامل است	بکشف و بتحقیق صاحب دل است

۴۷ نسخہ (ب) میں شدہ، ہے۔ ۴۸ نسخہ (الف) میں کہ کسی ہے۔

کابلستان (افغانستان معنوی لحاظ سے) بہت ہی زیادہ نتھرا ہُوا (شہر) ہے
مجھے یقین ہے کہ وہ صفائی کسی (اللہ والے) کی وجہ سے ہے کابلستان میں ایک مرشد کامل
ہے جو کشف و تحقیق میں ارباب قلوب میں سے ہے۔

حسین بدخشی

ز ارباب صحو ۴۹ است و کم خوردہ می	حسیـن بـد خشی بُوُ د نام وی
بـو د در علـو م از فـحو ل زمـان	ند ار د کنون ۵۰ هیچ پر و ائ آن

آپ ارباب صحو، اور کم کھانے والوں میں سے ہیں آپ کا نام نامی حسین بدخشی
ہیں علوم میں آپ زمانے کے فضلاء میں سے ہیں اب آپ کو اس کی مطلق تشنگی نہیں ہے۔

عبدالملک غزنوی:

ملک پهلو ا ن است در ره روی	نبا شد چو و ی سا لک غز نو ی
در اطو ار دل راسخ است هم چو کو ه	بکشف در ست است او با شکو ه
زا شر اف چر خ است آن اهل حا ل	کون در عر اق است صا حب عیا ل ۵۱

راہ سلوک میں عبدالملک مرد زور آور ہے غزنی کا کوئی سالک آپ کا سا نہیں
ہے آپ قلبی اطوار میں پہاڑ کی مانند اٹل ہیں (اور) صحیح کشف میں شان و شوکت والے
ہیں وہ اہل دل چرخ (غزنی کا ایک محلّہ) زمانے کی برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں ابھی
آپ عراق میں اپنے کنبے کے ساتھ اقامت پذیر ہیں۔

۴۹ نسخہ (الف میں 'ارباب علم' زیادہ مفید ہونے کی بنا پر 'صحو' کو متن میں جگہ دیا ہے۔
۵۰ نسخہ (ب) میں 'کندن نیستش' ہے۔ ۵۱ نسخہ (ب) میں 'کمال' آیا ہے۔

ترکستان

کنو ن آمد م سو ئ تر کیستان   که تا گو یم از مر د آن جا نشا ن

اب میں ترکستان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہاں کے مرد کامل کا نشان بتاؤں۔

رومی ختلانی

یکی مر د مست است رو می لقب   زختلا ن بو د وی با صل و نسب

بتجر ید و تفر ید مر دا نہ است   کنون ۵۲ در ختن یا بفر غا نہ است

هر آن کس که دا ئم عبا دت کند   همه عمر خود صرف طاعت کند

زا مو ال دنیا اگر تا ر ک است   پس آن گہ ریاضت کشد سالک است

بتجر یدِ ظا هر اگر عا طل است   سلوک و ریا ضت وی با طل است

چو تجر یدِ ظا هر بو د ابتد ا   بتفر یدِ با طن کشد انتها

چو تجر ید نبو د نبا شد دگر   زتفر ید هر گز مر او را خبر ۵۳

(وہاں) "رومی" لقب کا یک مجذوب شخص ہے جو اصل اور نسب کے لحاظ سے ختلان کا باشندہ ہے۔ تجرید و تفرید (کے سلسلے) میں آپ صاحب کمال ہیں ابھی آپ ختن یا فرغانہ میں (متوطن) ہیں ہر وہ آدمی جو ہمیشہ حق بندگی بجالاتا ہے اپنی پوری زندگی کو خدائے تعالی کی فرمان برداری میں صرف کرتا ہے دنیوی مال و دولت سے دامن بچاتا ہے اور پھر ریاضت کشی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ (صحیح معنوں میں) راہ سلوک طے کرنے

۵۲ - نسخہ (ب) میں " از " " تا " آیا ہے۔ ۵۳ تصوف کی اصطلاح میں ظاہری یکسوئی کو " تجرید" اور باطنی یکسوئی کو " تفرید" کہتے ہیں

والا ہے اگر کوئی ظاہری ' تجرید ' سے کورا ہے تو اس کے (باطنی) سلوک اور ریاضت کشیاں اکارت جاتی ہیں جب ظاہری ' تجرید ' سے (راہ سلوک کی) ابتداء ہو تب اس کی انتہا باطنی ' تفرید ' پر ہوتی ہے۔ جب ظاہری ' تجرید ' نہ ہو تو باطنی ' تفرید ' تک اس کی رسائی ہرگز نہیں ہو سکتی۔

ماوراالنہر

بو د ما ور النهر ملکی لطیف	همه اهل صدق اند ۵۴ وضیع و شریف
بآداب و اخلاق و صدق و صفا	بسا ده مزاجی شدند اولیا

ماوراءالنہر پاک ومقدس سرزمین ہے (اس شہر کے) تمام (باسی) سچائی کے پیکر اور ہر طبقے کے ادنیٰ و اعلےٰ قسم کے لوگ (اپنی) صاف دلی، آداب و اخلاق اور صدق وصفا کے ذریعے مرتبہ ولایت پہ فائز ہیں۔

محمد سمرقندی ۵۵

محمد که او خود فراقی شده است	سمرقند و نا حیتش مولد است
بُود مشربش همچو بحر عمیق	بکشف و تجلی است الحق وثیق
بعلم و بحدس و بادراک و فهم	چو وی دیگری کم در آید بوهم
کون در سفر سوئ مصر است وشام	که گردد مشرف به بیت الحرام

۵۴ نسخہ (الف) میں صدق از ' ہے۔ ۵۵ یہ محمد متخلص بہ فراقی متوطن بہ سمرقندی میر سید محمد نور بخش کا نامور مرید اور خلیفہ گزرا ہے انہوں نے احوال صالحین کے نام سے ایک منظوم کتاب لکھی تھی جس کا ایک نسخہ کراچی میوزیم میں محفوظ ہے۔

مقام "فرق" کو رسائی پائے ہوئے محمد (قدس سرہ) وہاں کے ولی کامل ہیں آپ کی جائے پیدائش اطراف سمرقند میں ہے آپ (کے معنوی سیرابی) کا (مشرب) گھاٹ بحر بیکران کی مانند ہے کشف وتجلی میں آپ کا حق تعالی کے ساتھ مضبوط رشتہ ہے علم وفراست اور عقل ودانائی میں آپ سا کوئی دوسرا وہم وگمان میں کم ہی آتا ہے ابھی وہ مصر وشام کے سفر پر ہے آخرالامر وہ بیت الحرام (کی زیارت سے) مشرف ہوں گے۔

شمس الدین محمد ترمذی

یکی اهل دل شد ۵۶ ز ترمذ بدر	ببغلان و قند ز نشیند مگر
لقب شمس الدین و محمد بنام	در اخلاق مرضیه باشد تمام

گو ایک اہل دل "ترمذ" سے ہے تاہم (ابھی) بغلان اور قندوز میں رہائش پذیر ہے آپ کا لقب شمس الدین اور نام نامی محمد ہیں آپ بہمہ وجود پسندیدہ اخلاق کے حامل ہیں۔

حاجی ولی حصاری

بوخش و حصار و نواحی آن	نباشد چو حاجی ولی این زمان
در اطوار قلبی اگر قاصر اند	ولی در توجه بسی ماهر اند ۵۷

کمال بردباری، اخلاص، کشف وصفا، ریاکاری ترک کرنے، تشہیر سے گریز اور پوشیدہ وگمنام رہنے کے لحاظ سے وخش وحصار اور ان کے اطراف میں حاجی ولی قدس سرہ کی مانند اس زمانے میں کوئی ولی نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اطوار قلبی میں کمزور ہیں لیکن

۵۶۔ نسخہ (الف) میں "آمدہ" وارد ہے۔ ۵۷ یہاں سے نسخہ ج الگ اور ب والف الگ ہوتا ہے۔

باطنی توجہ میں بڑے ماہر ہیں۔

فصیح ،مظفر اور ابراہیم حصاری

فصیح و مظفر ز جلویه اند که از کشف و احوال خالی نیند

براهیم از ایشان یکی دیگر است که در کشف با دیگران همسر است

فصیح اور مظفر قدس اسرارھما مقام جلویہ سے ہیں دونوں احوال باطنی کے کشف سے بے بہرہ نہیں ہیں گو اطوار قلبی تک رسائی پانے سے دونوں قاصر ہیں تاہم سالکوں پر توجہ کرنے میں بڑی مہارت رکھنے والے ہیں حضرت ابراہیم قدس سرہ ایک اور باکمال ولی ہیں کشف میں آپ دوسروں کے برابر کا درجہ رکھنے والے ہیں۔

سعد الدین مشہدی

دگر سعد الدینی که از مشهد است	**که در قوم خلویه او ازهد است۵۸**

سعد الدین (قدس سرہ) جو کہ مشہد سے ہیں قوم خلویہ میں آپ ہی سب سے بڑے پرہیزگار اور زاہد ہیں۔

قہستان

اگر بر قهستان عبورت بود	**بیانی کنم تا شعورت بود۵۸**

اگر آپ کا گزر قہستان پر ہورہا ہو تو میں کھول کھول کر بیان کرتا ہوں تا کہ تو

۵۸ یہ شعر نسخۂ ب اور ج میں نہیں ہے۔نسخہ (ج) میں واؤ عاطفہ آیا ہے۔

قہستان سے متعلق جان سکے۔

علی قہستانی

علی در قهستا ن اگر مرشد است	ز شو میٔ شو خی فسر ده شد ه است

قہستان میں علی (قدس سرہ) مرشد ہیں تاہم شوخی پن کی وجہ سے (آپ کا دل) مرجھا ہوا اور افسردہ ہے۔

اخلاق بد کا شوم

ز اخلاق بد گر بُو ذ اند کی   کند فا سد احو ال را بیشکی

در یغ ار توا نند فر قی نمو د   ز اضغــاث احلام وکشف و شهود

اگر بُرا اخلاق تھوڑا سا ہوتو بھی یہ باطنی احوال کو خراب و فاسد کر دیتا ہے کاش اگر وہ پریشان خوابی اور کشف و شہود کے درمیان امتیاز و فرق کرسکتا تو یہ بہت بڑی بات ہوتی۔

محمد بن علی شاہ جلویائی

محمد که ابن علی شا ه بُو د	زمید ان خلو یه گو ی ربو د ۵۹
ز رو ح دوشیخش اشا رت رسید	که آید بصحبت شود بر مزید
چو در بحر این سلسله غرقه شد	با قطا ب و افراد هم خر قه شد ۶۰
گذ شت او ز ا قر ان خود در سلو ک	بو حد ت رسید او رهید از سلوک

محمد قدس سرہ نے جو کہ علی شاہ کے بیٹے تھے، میدان جلویہ (سلوک) میں گوئے

۵۹ نسخہ (ب) میں جلویہ ہے۔   ۶۰ نسخہ (ب) میں "غرق" بلاھا ی ہے۔

سبقت لے گیا۔ اس کو دو مرشدین طریقت کی ارواح سے فیض پہنچا (اُن کی درجات میں کافی ترقی ہوگئی) جب آپ اس سلسلے کے سمندر میں ڈوب گئے تو اقطاب اور افراد کا ساتھی وجلیس بن گیا آپ ریاضت میں اپنے ہم عمروں سے آگے نکل گئے وحدت حقیقی کو رسائی حاصل کی اور سلوک کی مشقتوں اور سختیوں سے رہائی حاصل کی۔

علی بن بہاء الدین قائنی

بقائن یکی و اصل اهل حال	زمردان غیب است و صاحب کمال
علی هست نامش بها دین پدر	در ان جا چو وی نیست مستِ دگر

قائن کے رجال غیب اور باکمال لوگوں میں سے ایک صاحب حال خدا رسیدہ آدمی ہے جن کا نام علی اور ان کے باپ کا نام بہاؤالدین ہے وہاں آپ کی مانند کوئی اور صاحب حال شخص نہیں ہے۔

جنید قائنی

جنید است مجذوب و ترخان حق	چو نبود مکلف مگیرید دق ۶۱

جنید از خود رفتہ اور حق تعالیٰ کا منصب دار ہے کیونکہ وہ شرعی آداب کی تکلیفوں سے آزاد ہے لہٰذا اس کی کسی بات پر گرفت نہ کیا کریں۔

سید احمد قائنی برادر نور بخش

دگر سید پاک عالی نسب — که در قائن است او اصل عرب

۶۱۔ نسخہ (ب)، ج میں یہ شعر نہیں ہے۔ ۶۲ نسخہ ب، ج میں یہ شعر نہیں ہے۔ یہ سید احمد سید محمد نور بخش کا سگا بھائی ہے ان کا ذکر نور بخش نے اپنی کتاب رسالۃ الھدی میں تفصیل سے کیا ہے۔

با حـمـد بـو د نـا م آ ں شیر مرد که گشت او بعز ت دران حا ل فرد

ز مـر دان حق است وی بیشکی نبـا شـد زسـا دات چـون وی یکی

چو محض عنا یت مد د حال شد بسال ضمط قطب ابد ال شد ۶۲

ایک اور عالی نسب والا پاکیزہ سید قائن میں رہائش پذیر ہے جبکہ اُن کا اصلی وطن عرب ہے اس عارف کامل کا نام احمد ہے آپ اسی گوشہ نشینی کے عالم میں حقیقی عزت سے ہمکنار ہوئے ہیں بے شک آپ اللہ والوں میں سے ہیں سادات میں سے کوئی بھی آپ سا نہیں ہے جیسا کہ حق تعالٰی کی خالص توفیق شامل حال ہوئی تو ۸۴۹ھ میں آپ قطب ابدال کے درجے پر فائز ہوئے۔

سید زین العابدین بن سید احمد قائنی

دگـر زیـن عبـا د فـر ز ند وی	دلش ذا کر و نو ر بین است وحی
بسـا ل ضمط شد مقا مش بلند	بـنز دیـک ار با ب معنی پسند ۶۳
گذ شت آن همای هما یو ن شعا ر	بسـا ل الهـی دو نـه صد هـز ا ر
ز افلا ک و اجر ام و عر ش مجید	کـه نـو د ز اجسـا م بـر وی مز ید
فنـا و بـقا یا فت از حد بر و ن	خو دی را بهشت و در آمد درون
خور د صد هز ا ر ا ن شبی بحر نو ر	کـه آں نـو ر بـا شد شر اب طهو ر
شـو د حق بکلی بذ ات و صفا ت	بـو حد ت بقد رت بعلم و حیا ت

اور اُن کا بیٹا زین العابدین تمام عبادت گزاروں کی زینت ہے اُس کا دل

۶۲-۶۳- یہ دونوں شعر نسخہ ب اور ج دونوں میں نہیں ہے

(خدا کو) یاد کرنے والا، نور مطلق کو دیکھنے والا اور زندہ ہے ۸۴۹ھ میں اُن کا مقام بہت ہی بلند ہوا اور وہ اہل دل کے ہاں نہایت ہی پسندیدہ بن گیا اس بابرکت ہما کے پرندے نے الٰہی سال کے مطابق اٹھارہ لاکھ سال اجرام فلکی اور عرش مجید کے اوپر پرواز کی ہے اس کے آگے اجرام فلکی میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ بے پناہ انداز سے فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا حامل ہوا خودی کو چھوڑ دیا اور (بیکران بحر وحدت) میں داخل ہوا۔ لاکھوں را تیں نور کے سمندر میں گزارتا رہتا ہے (کیونکہ) وہ نور پاکیزہ شراب (یعنی عشق حقیقی) کا نور ہے وحدت وقدرت اور علم وحیات کے اعتبار سے ذاتاً وصفتاً کلی طور پر ذات حق میں فنا ہو چکے ہیں

علی بن احمد قائنی برادرزادۂ نور بخش

علی بن احمد شده آن چنان	که ند هد کسی مثل وی خود نشان
تجلی بیک شب ز نه صد هزار	فزون است و یرا زهی مرد کار ۶۴
تجلی بهر یک فنا یافته	بقدر فنا هم بقا یافته
شده مست و فانی و باقی بوی	خدای علیم و توانا و حیّ
دگر سیر وطیرش هزاران هزار	سنین و دهور است اندر شمار
ز بالای چرخ نهم هر سحر	که باشد چو وی گرم رو از بشر؟

علی بن احمد قدس سرہ ایسے ہو گئے ہیں کہ کوئی بھی خود کو اس کا ہم پلہ قرار نہیں دے سکتا اے جواں مرد! تجھ پر ایک ایک رات میں نو نو لاکھ سے بھی زائد (اللہ تعالیٰ کی)

۶۴- نسخہ ' الف میں ' کردگار ہے۔

تجلیاں نازل ہوتی ہیں تجھے آفرین ہو! ایک ایک تجلی کے ساتھ ساتھ آپ کو فنا فی اللہ بھی حاصل ہے اور فنا فی اللہ کے تناسب سے بقاباللہ کا بھی حصول ہے آپ از خود رفتہ، فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو گئے ہیں اور جاننے والے، قدرت والے اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے خدا کا مظہر کامل ہوئے ہیں۔ عالم بالا میں آپ کی معنوی سیر و پرواز گنتی میں کروڑوں سالوں اور زمانوں پر محیط ہے- ہر ہر صبح کو فلک الافلاک کے اوپر سے گزرنے والا آپ کی طرح تیز رفتار انسان اور کون ہوسکتا ہے؟

سید سلطان علی قائنی

چو سلطان علی مر شد ۶۵ معتبر	ز ساداتِ قائن نباشد دگر
در اطوار دل با شد او بی نظیر	بر اقلیم کشف و حقائق امیر
تجلی ذات و فنا یافته	ز غیر خدا روی بر تافته
جمیع مقامات کرده است طی	شده سرمدی او فی اللہ وی ۶۶
او بر وصف حق متصف شد تمام	خدای جهان شد بکل و السلام
بماند در ان حال ده صد هزار	زادوار و ا کوار و شد بی شمار
ندیدم از ین سان دماغی صحیح	که دارد ازین واقعات صریح
در امت چو هستند ازین نوع کس	تمنای موسیٰ ازین بود و بس
بود سید و عالم و اهل حال	همین است اکنون در امت کمال

۶۵۔ نسخہ ب، ج میں سید آیا ہے۔ نیز ب میں صرف یہی ایک شعر ہے باقی نہیں ہے

۶۶۔ نسخہ ب، ج میں اس شعر سے آگے ۱۹۴ اشعار نہیں ہیں۔

قائن کے سادات میں سے حضرت سلطان علی (قدس سرہ) سا کوئی دوسرا پیر ومرشد نہیں ہے- اطوار قلبی کے سلسلے میں آپ نابغہ روزگار ہیں اور آپ عالم کشف و حقائق کا سردار ہیں- آپ نے تجلی ذات اور فنا فی اللہ کا مقام حاصل کر کے ما سوی اللہ سے بالکل منہ موڑ کر جملہ مقامات ولایت کو طے کر لیا ہے اور عالم معرفت میں دائمی سیاح ہو گئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے جملہ صفات کے حامل ہوئے اور حق تعالیٰ کے کلی طور پر مظہر بن گئے ہیں۔ اسی حالت میں آپ لاکھوں صدیاں آزادرہا کرتے ہیں اور آپ کیف و کم سے پاک ہو جاتے ہیں-

میں نے آج تک ایسا صحیح دماغ نہیں دیکھا ہے جو ایسے واضح واقعات کا حامل ہو چونکہ آپ ہی اس زمانے میں امت مرحومہ میں اس قسم کے باکمال سید، عالم اور اہل حال پیدا ہونے والے ہیں اسی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا امتی ہونے کی) تمنا کی تھی-

سید محمد قائنی

مر او را بر ادر یکی اشر ف است	که نو ر د لش از قمر الطف است٦٧
بکشف و تجلی و با قی کما ل	رفیق است با جمله ار با ب حا ل
چو او نیست اهل ارادت کسی	نبا شد کسی گر بجو ید بسی ٦٨

٦٧-نسخہ ب، ج میں یہ اور اگلے دونوں اشعار نہیں ہیں۔ ٦٨ نسخہ (الف) میں یہ شعر اس طرح ہے۔ چو تو نی زاهل ار ادت کسی
نیا بی دگر گر بجو ئی بسی

ان کا ایک بہت ہی شریف بھائی ہے جن کا دل ماہ تاباں سے بھی زیادہ منور اور روشن ہے کشف وتجلی اور دیگر سارے کمالات میں وہ جملہ اہل حقیقت کا ساتھی ہے چونکہ ان کی طرح کوئی صاحب ارادت نہیں ہے اس لئے تلاش بسیار کے باوجود آپ جیسا کوئی نہیں مل سکتا۔

زین العابدین بن سلطان علی قائنی

دگر زین عباد فرزند وی دلش ذاکر و نور بین است و حی

در اطوار دل باشد او بی نظیر باقلیم کشف و حقائق امیر

تجلای ذات و فنا یافته ز غیرِ خدا روی بر تافته

بود سید و عالم و اهل حال همین است اکنون در امت کمال

ارادت نشان ولایت بود ولایت کمال ارادت بود

بکشف و تجلی و اطوار دل رسید است گشته بحق مشتغل ۶۹

ان کا فرزند زین العابدین ہے جن کا دل ذاکر، نور بین اور زندہ ہے وہ اطوار قلبی میں بے نظیر اور اقلیم کشف وحقائق کا امیر ہے انہوں نے تجلیات ذات پائی ہے وہ فنا فی اللہ سے مشرف ہوا ہے غیر اللہ سے انہوں نے منہ موڑ لیا ہے وہ سید، عالم اور اہل حال ہے انہی کی بنیاد پر وہ امت محمدیہ میں صاحب کمال ہے ارادت میں اس جیسا کوئی نہیں ہے اگر تم ڈھونڈ لے تو اس جیسا کوئی نہیں ملے گا ارادت ولایت کی نشانی ہے اور ولایت ارادت کا کمال ہے۔ کشف، تجلیات اور اطوار دل میں وہ پہنچا ہوا اور حق تعالی سے واصل ہے

۶۹ نسخہ الف اور ج دونوں میں متصل ہے

شرف الدین محمد تونی

محمد بود نام آن بختیار که گشت او بخدمت ز مردانِ کار
شرف دین تونی بسی کامل است بنور ۷۰ تجلی حق واهل است
کنون در سفر سوی کعبه شده است زمستیٔ جذ به شده او ز دست

اس نیک بخت کا نام محمد ہے جو خدمت کی بناء پر مردان کار میں سے ہو گیا ہے ان کا لقب شرف الدین ہے وہ تون کا رہنے والا بڑا کامل شخص ہے نور تجلیات الٰہی سے واصل ہے آج کل وہ کعبہ کے سفر پر رواں دواں ہے اور وہ جذبۂ الٰہی کی مستی سے از خود رفتہ ہو گیا ہے۔

علی شاہ تونی

دگر آنکه دارد ز کشف او نصیب علی شه ز تون اهل دل عنقریب

دیگر علی شاہ تونی بھی کشف سے بہرہ ور ہے اور وہ عنقریب اہل دل بننے والا ہے۔

شیخ احمد قریشی قہستانی

ز اهل قهستان دگر سابق است که مجذوب و دیوانه و عاشق است
قریشی که احمد بود نام وی بسی از مقامات کرد است طی
کنون در ترقی است هر ماه و سال شود آخر الامر صاحب کمال

اہل قہستان میں سے ایک سبقت لے جانے والا ایک ایسا مجذوب، دیوانہ اور

۷۰۔ نسخہ الف میں بخور ہے

عاشق ہے جو نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے والا ہے اور اس کا نام احمد قریشی ہے انہوں نے سلوک کے بہت سے مقامات طے کیے ہیں آج کل وہ دن دگنی اور رات چوگنی معنوی طور پر ترقی پا رہے ہیں اور آخرالامر وہ صاحب کمال بن جائے گا۔

لقمان مشہدی

شریف است وعالم دگر ز اهل فقر	بُوَی اهل مشهد نما یند فخر
کسی را که علم است سر حق است	بد و گر کنی فخر الحق نکو است
زمشهد مکاشف چو لقمان ندید	خدایا رسانش به هَلْ مِنْ مَزِیْدُ
دلش ذکر گوید بلند و صریح	بود مشربش همچو کشف صحیح

ایک اور (معنوی) فقر کا حامل شخص ہے جو سیدھا سادہ اور عالم ہے مشہد والے ان (کے وجود) پر فخر کرتے ہیں وہ لقمان مشہدی کی ذات ہے جس شخص کے پاس علم ہو وہ اللہ تعالیٰ کا رازدار ہوتا ہے اور اس کے وجود پر اللہ تعالیٰ فخر کرے تو زیب دیتا ہے مشہد نے لقمان جیسا صاحب کشف کو نہیں دیکھا اے اللہ! ان کے درجات کو اور بلند فرما آپ کے قلب مبارک کی دھڑکنیں ذکر حق بلند کرتا ہے۔ آپ کے معنوی سیرابی کا گھاٹ صحیح صحیح کشف کی مانند ناقابل تردید ہے۔

محمد طوسی

محمد بطوس از اکابر بود	تجلی نوریش وافر بُوَد
کمالات [1]عالی چو کشف وشهود	زمیدان او تا دگوی ربود

1۔ نسخہ (ج) میں 'بحالات' ہے۔

بناسوت وملک وملائک گذشت	بجبروت ولاهوت پیوسته گشت
بحلم وبا خلاص و کشف و صفا	به ترک ریا و خمول ۲ے وجفا

طوس میں محمد (قدس سرہ) اکابر اولیاء میں سے ہیں۔آپ کی نورانی تجلیات وافر (زیادہ) ہیں آپ اوتاد کے میدان میں کشف وشہود جیسے بلند کمالات کا کوئے سبقت لے گئے ہیں آپ عالم ناسوت، ملک وملکوت سے بھی آگے نکل گئے (اور) عالم جبروت و لاہوت سے پیوستہ ہو گئے ہیں آپ حلم ،اخلاص،کشف اور صفا کا مالک ہیں اور ریاکاری، جہالت اور خفگی کو ترک کرنے والے ہیں۔

بختیار یزدی

دگربختیار ۳ے است مجذوب و مست	ز مستی شده اختیارش ز دست
ز یزد است و در ملک ختلان مقیم	رسد گه گهی ۴ے پیش ماچون نسیم

بختیار (قدس سرہ) مجذوب اور خود از رفتہ ولی ہیں۔(حقیقی) مستی کی وجہ سے آپ کا اختیار اپنے ہاتھ سے نکلا ہوا ہے۔آپ یزد سے ہیں اور ملک ختلان (کولاب) میں مقیم ہیں اور بادصبا کی طرح آپ کبھی کبھی ہمارے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

عطا بلخی

عطانیز مجذوب و لا یعقل است ز شیخم شنیدم که اهل دل است

عطا بلخی بھی مجذوب ومست ہیں میں نے اپنے شیخ ومرشد ۵ے سے سُنا ہے

۲ے نسخہ (ج) میں " جہول " ہے۔ ۳ے نسخہ ب اور (ج) میں "اختیار" آیا ہے۔
۴ے نسخہ "ج میں "ہر کجا" ہے۔ ۵ے مراد خواجہ اسحاق ختلانی ہے۔

کہ آپ بھی ولی کامل ہیں۔

علی بلخی

علی بلخی از سالکان قدیم   بُوَد اهل دل در وفا مستقیم

بعلم و بشرف زاعیان بود   ز بلخ است و ساکن بختلان بود ٧٦

علی بلخی (قدس سرہ) طبقہ اولیٰ کے راہ پر گامزن ارباب قلوب میں سے ہیں آپ علم وشرف کے اعتبار سے ایک سربرآوردہ اولیاء میں سے ایک ہیں-آپ (اصل میں) بلخ سے ہیں (جبکہ) ختلان میں اقامت پذیر ہیں۔

بدخشان

بدخشان ز آثار اهل حضور   شده چون بهشت برین پُر ز نور ٧٧

بدخشان ارباب قرب وحضور کے نیک آثار کی وجہ سے خلد برین (جنت) کی طرح نور وضیاء سے پُر ہے-

سید محمد دامغانی

چو سید محمد کس از دامغان٧٨   ندیدم بتوحید و کشف و عیان

بعلم و بحکمت سر آمد بود   یقین او ز آل محمد بُود

توحید، کشف اور عین الیقین کے اعتبار سے دامغان میں سید محمد (قدس سرہ) کا

٧٦ے یہ شعر نسخہ ب میں نہیں ہے ٧٧ے یہ شعر نسخہ ب، ج دونوں میں نہیں ہے ٧٨ے نسخہ الف میں طالقان آیا ہے۔

کوئی ہمسر نہیں دیکھا علم وحکمت میں آپ برگزیدہ ہستی ہیں بلاشبہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی (صلبی، قلبی اور حقی) اولاد میں سے ہیں

سید سلطان اویس بدخشی

دگر خویش میر است از سروری　　که نبود ۷۹ بعالم چو او سروری

سیادت بکشفش چو شد مقترن　　بنام است سلطان اویس قرن ۸۰

اگر کوئی سردار ہے تو وہ ہمارا خویش میر ہے- دنیا میں آپ سا کوئی سردار نہیں ہے کیونکہ آپ کو کشف کے ساتھ ساتھ سیادت بھی ملی اس لئے آپ کا نام نامی سلطان اویس قرنی قدس سرہ کے نام پر معنون ہوا۔

فخر الدین بدخشی

دگر فخر الدین است اہل دلی　　که نبود بتقویٰ چو وی کاملی

در اخلاق مرضیہ با شد پسند　　ز علم و عمل شد مقامش بلند

فخر الدین (بھی) ارباب قلوب میں سے ہیں-تقوی کے اعتبار سے اُن کے پایہ کا کوئی مرد کامل نہیں ہے اچھے اچھے اخلاق کی وجہ سے آپ خدائے تعالیٰ کا محبوب ہیں (اور) علم وعمل کے ناطے آپ کا رتبہ بہت بلند ہوا ہے۔

غلام وجمال بدخشی

غلام وجمال اند ز ۸۱ مردان کار　　دو سالک و مرداند و صاحب عیار

۷۹ نسخہ (ب) میں 'بود' ہے۔　۸۰ نسخہ 'ب، ج' میں یہ شعر نہیں ہے۔　۸۱۔ نسخہ (االف) 'ز' نہیں ہے۔　۸۲ نسخہ ب، ج میں 'اعیان' ہے۔

بفقر و لا یت چو ایشا ں یکی	نبا شد در ان مملکت بیشکی
چو در علم ظا ہر نکو شید ہ اند	ز ابصا ر اغیا ر ۸۲ پو شید ہ اند

اس سرزمین بدخشان میں غلام اور جمال (قدس سرھما) ارباب فضل وکمال میں سے ہیں- دونوں رہروطریقت، مردان حق اور معنوی لحاظ سے بے حد قدر و قیمت والے ہیں۔ بلا شبہ ولایت بدخشان کی سر زمین میں ان کے مرتبے کا کوئی نہیں ہے چونکہ انہوں نے علوم ظاہری میں زیادہ کوشش نہیں کی اس لئے وہ اغیار کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔

علی اسود

دگر اہل معنی بو د نیک پی	نبا شد با خلا ص ہر کس چو وی
علی ۸۳ اسو د ما ست مجذ و ب گر م	که د ر د ست او کشف صو ریست نرم

ایک اور اہل دل ہے جو بڑا مبارک قدم ہے اخلاص کے اعتبار سے اُس جیسا کوئی نہیں یہ ہمارا مجذوب حقیقی علی اسود قدس سرہ ہے آپ کے ہاتھ میں کشف صوری بالکل معمولی اور آسان ہے۔

خواجہ چالاک

دگر خو اجہ چا لا ک مجذو ب ما ست	از ینرو اگر د ور از ان رو بما ست
اگـر چـہ بظـا ہـر نما ید حقیر	بَوُ د کشف صو ر ی و ی بینظیر

اور خواجہ چالاک ہمارا مجذب دوست ہے- گو وہ اس ازخود رفتگی کے سبب ہم

۸۳-نسخہ 'ب' میں 'غلام' آیا ہے۔

سے دور ہے، پر (وصالِ حق کے) اعتبار سے وہ ہمارے قریب ہے۔ اگر چہ ظاہر میں آپ ادنیٰ وحقیر لگتے ہیں لیکن (حقیقت میں) آپ کا کشف صوری بے مثال ہے۔

محمود ناصر

چو محمو د نا صر مکا شف دگر	نبا شـد با خلا ص [۸۴]آیـد مگر

محمود ناصر (قدس سرہ) جیسا کوئی اور صاحب کشف ولی اور اخلاص کا پیکر نہیں ہوگا۔

خراسان

خـر اسـا ن بُوَ د مخز ن اهل حا ل	زا بد ال و ابر ار و صا حب کما ل[۸۵]

خراسان (کی سرزمین) ابدال وابرار اور فضل وکمال والے اولیائے کرام کا مخزن ہے۔

سید زین العابدین ہروی

یـکـی سیـد ی مست اند ر هر ات	که مجذ وب ومست است واعلی صفات
بـوَد سیـد پاک و علمش چو بحر	سـلو ک و ر یا ضت گز یـد ه ز د هر
چـو علم وسلو کش بجذ به کشید	ز تـکـلیف ظـا هـر بـکلّی ر هید
ورا زیــن عبــا د بـو ده اسـت نـام	سیـه پـو ش گـو یند اکنو ن عو ام
ز صد سا ل عمر ش زیا ده شد ه است	ز پـنـجا ه زیا د است کو گشته مست

۸۴- ب میں آہنگ اور ج میں اخلاق آیا ہے   ۸۵۔ نسخہ 'ب' اور ج' میں یہ شعر موجود نہیں

ہرات میں ایک قلندر صفت سید ہے جو از خود رفتہ ، مستی حق کا حامل اور بلند صفات کا مالک ہے-آپ پاک و پاکیزہ سید ہیں-آپ کا علم سمندر کی مانند ہے اور سلوک و ریاضت کے ذریعے آپ نے زمانے سے علحدگی ویکسوئی اختیار کی ہے-علم و سلوک کا شوق آپ کو (حق تعالیٰ کی جانب) کھینچ لایا ہے اس جذبۂ حق کے نتیجے میں مجذوب ہوکر (شریعت کی) ظاہری بندش سے بالکل آزاد ہو گئے۔اُن کا نام نامی زین العباد ہے ابھی عوام انہیں سیاہ پوش (کے لقب) سے پکارتے ہیں۔اُن کی عمر سو سال سے متجاوز ہے-اور مغلوب الحال ہوئے پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔

ہمام مجذوب کرمانی

همام۸۶ است ابدال و مجذوب و مست	مقیم هرات ارچه کرمانی ۸۷ است
بمستی و کشف و مقام بلند	ندیدم دران جا چُوی ۸۸ ارجمند

ہمام (قدس سرّہ) ابدال، مجذوبین اور مستی حق کے حامل طبقہ صوفیا میں سے ہیں گو آپ اصل میں کرمان سے ہیں تاہم ہرات میں سکونت اختیار کیے ہوئے ہیں مستی حق، کشف اور بلندی مقام کے اعتبار سے میں نے وہاں اُن جیسا کوئی صاحب قدر و منزلت نہیں دیکھا۔

باباحسن ہروی

عجب ترک هستی است بابا حسن	که شهر هرات است وی را وطن

۸۶۔ نسخہ " ب، ج "ہماں رند" آیا ہے۔ ۸۷۔نسخہ (ب) میں کویائیست' اور نسخہ ج "میں کویانست " آیا ہے۔ ۸۸۔نسخہ " الف میں "او" آیا ہے۔

بظاهر خراب وقلندر بوَد بباطن به از شیر و شکر بُوَد اگر
زمر دان غیب است آن سهمناک محتسب می نداند چه باک

باباحسن قدس سرہ کی ہستی خود بینی کو چھوڑ دینے والی اور فنا فی اللہ ہونے والی ہے اور ہرات اس کا وطن ہے ظاہر میں زبوں حال اور قلندر صفت ہے لیکن باطن میں شیر و شکر سے (بھی) زیادہ دلکش اور بہتر ہے وہ خوف خدا کا پیکر عالم غیب کو رسائی پانے والوں میں سے ہے۔ اگر حاکم محتسب کو اس کا علم نہیں تو کیا پرواہ؟

شریعت میں مقام مجذوب

گر ابدال در شرع پر دہ در ند	فَلاَ یُقْتَدٰی وَلاَ یُنْکَرَ اند
باو امر معروف و منکر مگو	که امر است بر مرد عاقل نکو
کسی را که شد عقل او محتجب ۸۹	نیابد ۹۰ بر و دسترس محتسب
ملنگان که باشند در صحبتش	نه نقد ۹۱ اند باده که درد اند غش

مجاذیب کے اقوال واحوال کی از روئے شرع نہ پیروی کی جائے گی اور نہ ہی اُن پر ان کی کوئی گرفت ہو گی اسی طرح انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دینا عاقل آدمی کو زیب نہیں دیتا جس شخص کے عقل پر پردہ پڑے حاکم شرع کو اس پر احتساب جاری کرنے کا اختیار وقدرت نہیں لیکن جو ملنگ مجذوبوں کی صحبت میں رہتے ہیں جن کی شراب محبت خالص نہیں ہوتی کیونکہ اُن ملنگوں کی مستی کھوٹیا ور درد مصنوعی ہوتا ہے۔

۸۹ نسخہ 'الف میں 'مصرع اول یوں ہے. کسی را که عقل او بو د محتجب ۹۰ نسخہ 'الف میں' ندارد' آیا ہے۔ ۹۱ نسخہ 'ب میں 'بتقلید اور نسخہ 'ج میں 'نه نقلند ہے۔

نجم الدین عمر ساوی

دگر نجم الدین است صاحب دلی — که در علم وحکمت بود کاملی
بتحقیق و توحید ۹۰ عارف شد — ز ارباب احوال واقف شده
زشیخان ساوه است و نامش عمر — کنون در هرات است آن پرُهنر
کنون در سفر می رود در بدر — کہ یک طالب حق نیابد مگر

نجم الدین عمر ساوی قدس سرہ ایک روشن دل ولی ہیں کیونکہ علم وحکمت میں آپ کو کمال حاصل ہےحقیقت مطلقہ اور توحید حقیقی سے باخبر ہیں اور خداشناس ہستیوں کے احوال ومقامات سے واقف وآ گاہ ہیں آپ ساوہ کے مشائخ میں سے ہیں آپ کا اسم گرا می عمر ہے اور وہ باکمال ہرات میں مقیم ہیں مگر ابھی آپ سفر میں در بدر پھر رہے ہیں لیکن ابھی تک ایک بھی طالب حق کونہیں پاسکا کہ اسے اپنا مرید بنائے۔

بلبل ساوی

جوانی چو بلبل زمر دان غیب	ندیدم دگر کس مکن هیچ عیب

عالم غیب کو رسائی پائے ہوئے اولیائے کرام میں سے کسی اور کو بلبل ساوی کی طرح جوان نہیں پایا لہذا اس کی عیب جوئی نہ کر۔

۹۰۔نسخہ ب میں بتوحید وتحقیق عارف شدہ ہے

اسفرائن

حاجی علی اسفرائنی

دگر ز اسفرائن بود پر زنور	ز طاعات حاجی علی مست دور
که وی ۹۱ پیرو کار است و مرد خدا	بود گرد نعلین او توتیا
ریاضات او باوجود کبر	عجب نیست مقدور وسع بشر

سرزمینِ اسفرائن سے زمانے کا مرد قلندر حاجی علی قدس سرہ اپنی عبادات و مجاہدات کی وجہ سے نور ہی نور ہے آپ صاحب ارشاد اور اللہ والے ہیں آپ کے جوتوں کی دُھول چشم اولیاء کے لئے سرمہ کا درجہ رکھتی ہے (یہ امر قابل) تعجب ہے کہ بڑھاپے کے باوجود آپ کے مجاہدات کسی اور انسان کے بس کے نہیں ہیں۔

بایزید اسفرائنی

هم ز اسفرائن بود بایزید ۹۲	که دائم ۹۳ بود کشف او برمزید
باطوار و انوار پیوسته است	ز اسرار توحید دانسته است
شده در تجلی زاهل فنا	رسیده بسرحد ملک بقا

حضرت بایزید قدس دسرہ بھی اسفرائن سے ہیں آپ کی سیر ملکوت روز افزوں ہے آپ نے ہفت گانہ اطوار قلبیہ اور ساتوں انوار غیبیہ کو رسائی پائی ہے توحید وجودی اور (اس کے) اسرار کا (پورا پورا) علم حاصل کیا ہے (چہارگانہ) تجلیات میں آپ ارباب فنا میں سے

۹۱ نسخہ ب میں او ہے ۹۲-(ج) میں مصرع اول یوں ہے

''هم ز اسفرائن بود بایزید'' ۹۳ نسخہ الف میں دائم -

ہوئے ہیں (اور) آپ عالم بقا کی سرحد تک پہنچے ہوئے ہیں۔

خواجہ ولی

چو خواجه ولی سالک اهل درد	هر آنکس که باشد بود شیر مرد

جو سالک خواجہ ولی قدس سرکی مانند درد والا ہوگا وہ مرد خدا ہوا کرے گا۔

شیراز

اگر سوی شیرازت افتد گزر

ببین روی مردان حق یک نظر

اگر تیرا گزر شیراز پر سے ہوجائے تو (وہاں کے) حق پرستوں کے نورانی چہروں پر بھی ایک نگاہ ڈال۔

عبداللہ شیرازی

چو بردارم این پرده را از طبق	بود شیخ عبدالله از اهل حق

جب میں اس (معنوی) پردے کو ہٹادوں تو شیخ عبداللہ (قدس سرہ) کا اولیاء اللہ میں سے ہونا آشکارا ہوجائے گا۔

ظہیر شیرازی

ظهیر است اینک بجهرم مقیم	که هم سید و زاهد است و کریم
بتحقیق و توحید قوی عارف است	باخلاق نیکو ازین طائفه است

یہ لے ظہیر شیرازی قدس سرہ "جہرم" میں اقامت پذیر ہیں جو کہ سید بھی،

پرہیز گار بھی اور سخی بھی ہیں چونکہ آپ کو حقائق اشیاء، توحید وجودی اور اچھے اچھے اخلاق کی (پوری پوری) معرفت حاصل ہے اس لئے آپ اولیاءاللہ کے گروہ میں سے ہیں

عبدالرحمان

دگر عبد رحمان که از جهرم است	ز صحبت برفتست و حالا گم است
دلش ذاکر و مشربش صافی است	براه خدا خلق را داعی است
ز کشف زانوار هم واقف است	بتوحید و اسرار هم عارف است
بود شعر او در حقائق روان	زحیرت بگرد جهان است دوان

عبدالرحمٰن بھی ''جہرم'' شیراز سے ہیں آپ عزلت نشینی کی وجہ سے معنوی طور پر نظروں سے اوجھل ہیں آپ کا دل حق میں مشغول اور روحانی مشرب صاف وشفاف ہے اور آپ لوگوں کو راہ خدا کی طرف بلانے والے ہیں- آپ کشف وشہود اور انوار غیبیہ سے بھی واقف ہیں اور توحید وجودی اور (اس کے) اسرار کے خوب جاننے والے بھی ہیں (واقعات کی) حقیقت بیانی میں آپ کے اشعار بڑی روانی کے حامل ہیں- حیرت آفرینی کے ساتھ آپ اطراف عالم میں محوسیاحت ہیں۔

ابن عبدالسلام شیرازی

هم از خنج شیراز باشد یکی	که وی اهل معنی۹۴ بود بی شکی
ز اولاد عبدالسلام است مگر	که آن کشف و۹۵ احوال دارد خبر

اسی خنج شیراز سے عبدالسلام کی اولاد میں سے ایک اور ہستی بھی اہل معنی میں

۹۴-نسخہ ج میں مستی ہے- ۹۵-نسخہ ج میں واو عاطفہ نہیں ہے-

سے ہے نیز وہ کشف احوال سے بھی واقف ہے۔

خواجہ احمد

دگر خواجه احمد بود مرد کار	زمردی نگردد کس ازوی فکار
بحلم و بخلق حسن کامل است	ورا کشف و اطوار دل حاصل است
زفرغانه است او باصل پدر	بشیراز پرورد وی را قدر

نیز خواجہ احمد شیرازی قدس سرہ بڑے کام کا آدمی ہے اُن کی جوان مردی کی وجہ سے کسی (کے دل) کو ٹھیس نہیں لگی ہے بردباری اور پسندیدہ اخلاق میں وہ با کمال ہے کشف وشہوداور اطوار قلبی کا اُس نے حصول کیا ہے اُن کا آبائی وطن تو ''فرغانہ'' ہے لیکن تقدیر ازلی نے اُن کی پرورش شیراز میں کی۔

محمد شیرازی

بشیراز اگر مرد جوی دگر	محمد بود مرد صاحب سیر
که وی اهل کشفست و صاحب دلست	ترقی معنی ازو حاصل است
کنون در سفر بهر فقر و ۹۶ فنا	گذ شته است از خانه و اقربا

اگر تجھے شیراز میں کسی اور ولی کی تلاش ہے تو وہ شیخ محمد شیرازی قدس سرہ ہے آپ اچھی اچھی سیرتوں کا مالک ہے کیونکہ آپ کشف کا مالک اور خدا تعالی کا کامل ولی ہیں اس سے آپ کو روحانی طور پر بڑی ترقی حاصل ہے روحانی اونچی سیر کی حقیقت مل جاتی ہے اس وقت وہ فقر حقیقی اور فنافی اللہ کے حصول کی خاطر گھر بار اور خویش واقارب چھوڑ کر سیر الی اللہ پر نکلے ہوئے ہیں۔

۹۶۔نسخہ ج میں واو عاطفہ نہیں ہے۔

عزالدین شیرازی

دگـر عـز دینـی کـه از ده علـی	بـزهـد و ورع هـمـچو سید علی
چو دارد ز کشف او نـصیبی دگر	خـدایش رسـانـد بصحبت مگر
زافیــاض انفـاس اهل کـمـال	بیــابـد ز آثـار اربـاب حـال

نیز عزالدین قدس سرہ ''دہ علی'' کا رہنے والا ہے ظاہری اور باطنی پرہیزگاری میں حضرت شاہ ہمدانؒ کی مانند ہے گو اُسے کشف و شہود میں سے کافی حصہ ملا ہے اس لئے اللہ نے اُسے کاملین کی صحبت سے ہمکنار کیا ہے اہل کمال کے پاکیزہ انفاس کی برکت سے آپ میں ارباب حال کے آثار نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

عراق (فارس ایران)

عراق است مانند ہ ای بوستان

که باشد دران جا بسی دوستان

عراق کی سرزمین ایک گلزار کی طرح ہے کیونکہ وہاں بہت سے اولیاء اللہ رہتے ہیں۔

علی گلہ بان

ز ابـدال حق است علی گله بان　　کـه بـاشد چو وی یکجهت در جهان

گـذ شتـــه ز دنیـا لـذ ات وی　　هـمــه ســال بـاشد ریـاضـات وی

زیزد است و اند ر سفر دائم است　　بـفـقـر و ریـاضـت بسی قائم است

علی گلہ بان قدس سرہ حق تعالیٰ کے طبقہ ابدال (کے اولیاء) میں سے ہیں دنیا میں اُس کے پایہ کا کون ہوسکتا ہے؟ دنیا اور اس کی لذتوں کو ترک کیے ہوئے ہیں اُن کا معرکہ نفس سارا سال ہوتا رہتا ہے آپ یزد سے ہیں ہمیشہ ہمدوش سفر ہیں اور حقیقی فقر کے حصول کے لئے ریاضت کشی میں لگے ہوئے ہیں۔

شمس الدین نائنی

بنائن اگر پرسی از شمس دین	ز ارباب کشف است و حال و یقین

اگر تو دریافت کرے تو نائن میں شیخ شمس الدین قدس سرہ کشف وشہود، واردات قلبی اور حق الیقین کے حامل ہستی ہیں۔

صالحہ نائنی

یکی صالحه اهل کشف ست و حال	بنائن چو وی نیست صاحب کمال

نائن ہی میں کشف وشہود اور احوال باطنی کی حامل ایک نیکوکار عورت ہے اُس جیسی کوئی صاحب کمال شخصیت نہیں ہے۔

بابا محمد

چو بابا محمد یکی مرد مست	بملک عراق و خراسان کم است

عراق اور خراسان کی سرزمین میں شیخ بابا محمد قدس سرہ کی مانند حقیقی مستی کا حامل شخص نہ ہونے کے برابر ہے۔

سید حیدر رازی

چو حیدر یکی سید از اهل ری	بکشف و تجلی که دید است و کی
بود مرشد کامل و اهل راز	ازین رو بود رازی آن سرفراز

کبھی کسی نے رے کے لوگوں میں سے کسی کو سید حیدر قدس سرہ کی مانند کشف و تجلی سے سرشار دیکھا ہے؟ جہاں آپ ایک مرشد کامل ہیں وہاں آپ اللہ تعالی کے راز و نیاز والوں میں سے ہیں اسی وجہ سے آپ کے سر پر ''رازی'' کے لقب کا تاج سجایا گیا ہے۔

جلال الدین

جلال است دیگر بحق واصلی	که در ری چو وی نیست اهل دلی

جلال الدین رازی قدس سرہ بھی ایک خدا رسیدہ بزرگ ہیں رے میں اُن جیسا کوئی ولی نہیں ہے۔

جمال الدین

جمال است در ری دگر اهل حال	که کشفش درست است بی قیل و قال
اگرچه بد ستم گهی توبه کرد	ولی پیش حیدر شدآن شیر مرد

رے میں احوال باطنی کا حامل ایک اور ولی جمال الدین رازی قدس سرہ ہیں کیونکہ اُن کے کشف (کا زاویہ) بالاتفاق معیاری ہے اگرچہ اس شیر بیشہ ولایت نے کبھی میرے ہاتھ پر توبہ کی تھی لیکن (بعد میں) وہ سید حیدر (رازی قدس سرہ) کے حلقہ ارادت میں شامل ہوا ہے۔

محمد رازی

محمد شد از اهل معنی بجسم	که دور اند ازین طائفه اهل رسم

محمد رازی (قدس سرہ) پوری تندہی کے ساتھ ارباب معنی کے اس گروہ میں شامل ہوئے ہیں جس سے اہل ظاہر دوری اختیار کرتے ہیں۔

بایزید خلخالی

دگر بایزیدی که خلخالی است	زاخلاق بد باطنش خالی است
بر اعیان سلاک سرور بود	مقامش زافلاک برتر بود
بقزوین اگرچه مقیم است بسی	وقوفی ندارد ز حالش کسی

نیز بایزید خلخالی قدس سرہ کا دل بُرے اخلاق سے بالکل خالی ہے وہ بڑے بڑے سالکان طریقت کے سردار ہیں (اور روحانی طور پر) اُن کی قدر و منزلت بہت اونچی ہے اگرچہ وہ کافی عرصہ سے قزوین میں مقیم ہے مگر وہاں ان کے احوال باطنی سے کوئی آگاہ نہیں ہے۔

میرک خارکش

بسلطانیه میرک خارکش	بود اهل معنی و دیوانه وش

سلطانیہ میں (معنوی لحاظ سے) کمالات کا حامل ایک لکڑہارا میرک ہے جو بڑا معنی شناس اور مست شراب ازل ہے۔

بابا علی

زمـردان غیـب اسـت بـابـا علـی	نـدارد بیـک جـا قـرار آن ولـی
کنون در عراق است و و ار بخجوان	بـود مولـد و معبد ش بی گمان

باباعلی قدس سرہ کا تعلق رجال الغیب سے ہے جوایک ہی جگہ جم کر نہیں رہتے (اللہ تعالیٰ کا) وہ محبوب کسی ایک جگہ پہ اقامت پذیر نہیں ہوتا۔اگر چہ آپ کی جنم بھومی نخجو ان میں اور وہیں آپ کی خانقاہ ہے لیکن ابھی آپ عراق میں مقیم ہیں۔

باباحسین قدس سرہ

چو بابا حسین ۹۵ ار بو د اهل درد یقین دان که با شد ز مر دا ن مر د

اگر کوئی باباحسین قدس سرہ کی مانند درد دل والا ہوتو بلاشبہ وہ اولیاءاللہ میں سے ہے۔

رکن ابدال

دگـر رکـن ابدال مسـت الـسـت	تـجـلـی صـوری مقام وی است
کـنـون در نـواحی سلطانیه است	ولیـکن بمولد پریشانی ۹۶است

رکن الدین قدس سرہ شراب الست نوش کرنے کی وجہ سے مستیٔ حق سے سرشار ہیں تجلی صوری کے مقام پر فائز ہیں آپ نے اپنی جائے پیدائش کو چھوڑ کر ''سلطانیہ'' کے اطراف میں سکونت اختیار کی ہے

۹۵ نسخہ(ب) میں 'حسن' آیا ہے۔ ۹۶۔ نسخہ(ب) میں پریشانیہ ہے۔

حمزہ

بود حمزہ ۹۷ مرد خدا بی گمان	بسلطانیہ قدر وی را ۹۸بدان

بلاشبہ شیخ حمزہ قدس سرہ ولی اللہ ہیں جان لے سلطانیہ میں آپ کی بڑی قدرو منزلت ہے

سالوک

دگر ذکر سالوک زابد ال حق ۹۹	بر ابد ال قطعا نگرد د ورق

نیز سالوک قدس سرہ کوحق تعالٰی کے طبقہ ابدال میں شمار کرنا (دوسرے) ابدال پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔

حاجی علی

چو حاجی علی سالکی راست بین ۱۰۰	ز اقران وی کس ندیدم یقین
بکشف و تجلی ازان واصل است	کہ صدق وارادت وراحاصل ست
ولادت بتبریز بودش قضا	بسلطانیہ داد ویرا نما

بلاشبہ حاجی علی قدس سرہ کے ہمعصروں میں سے کسی کو میں نے اس کی مانند راہ طریقت سے آگاہ نہیں پایا چونکہ آپ کو سچی ارادت حاصل ہے اس لئے آپ کشف و تجلی کو رسائی پا چکے ہیں گو آپ کی ولادت تبریز میں ہوئی تھی (لیکن) تقدیر ازلی نے آپ

۹۷- نسخہ (ج) میں حمزہ کی بجائے حمرہ ہے۔ ۹۸۔ نسخہ (ج) میں ویران ہے۔ ۹۹۔ نسخہ ب میں مصرع اول اس طرح ہے۔ د گر ذاکر ابد ال سا لک می حق-

۱۰۰۔ نسخہ ج میں راست کی بلائے است ہے-

کی پرورش سلطانیہ میں کی۔

شیخ احمد

دگـر شیـخ احـمـد بـو د اهل درد	که دنیای دون بر دلش گشت سرد

نیز شیخ احمد قدس سرہ بھی درد دل والوں میں سے ہیں کیونکہ آپ کے دل میں دنیائے دوں کی (آتش محبت) سرد پڑ گئی ہے۔

رجب

بسـلـطـانیه چون رجب اهل ذ وق	نبـاشـد بـگـرمی و مستی و شوق

باطنی سرگرمی، مستی اور شوق حقیقی کے اعتبار سے سلطانیہ میں شیخ رجب قدس سرہ جیسا کوئی صاحب ذوق نہیں ہے۔

شہاب الدین و یوسف زربادی

ز اطـــراف زربـــاد از مـــزدقـــان	شهـاب است و یوسف شـه سـالکان
اگـرچـه تهـی انـد از معرفت ۱۰۱	دل از نـور تـقوی شد ه مه صفت

مزدقان کے علاقہ زرباد کے مضافات میں سے شیخ شہاب الدین اور شیخ یوسف قدس سرہما ہر دانِ طریقت کے بادشاہ ہیں اگرچہ ان دونوں کا دامن کمال معرفت سے خالی ہیں مگر اُن کے دل تقویٰ کے نور کی وجہ سے ماہ تاباں کی مانند ہے

۱۰۱۔نسخہ ب مصرع اول یوں ہے۔

اگر چه تهی از معر فت اند

بہاؤالدین قروی

بهادین بقروه ۱۰۲ بود مرد کار	ز پیرش همان مانده است یادگار

قروہ میں شیخ بہاؤالدین قدس سرہ مرد میدان ہیں اُن کے مرشد کی یادگار کے طور پر صرف وہی باقی ہیں-

شیخ تاجی

دگر شیخ تاجی که هست از سوند	ز مردان غیب است آن دردمند

نیز شیخ تاج الدین قدس سرہ سوند (کے علاقہ) سے ہیں اس حقیقی عاشق زار کا تعلق رجال کشف وشہود سے ہے-

محمد الوندی

محمد بالوند هست از رجال	غریقِ تجلی و سکران و حال
عجیب و غریب است حالات وی	شنو شمه ای از مقامات وی
گذشت است از عرش سی صد هزار	سنین و آن سنین الهی شمار ۱۰۳
پس آنگه خدا گشته وی صد هزار	که خمسین الفش بود هر نهار ۱۰۴
بقای که ویرا بعد از فنا	بگویم کرا بود از اولیا؟
مقامش مقام خلیل است و بس	ندارد برو دیگری دست رس

الوند میں شیخ محمد ہمدانی ۱۰۵ قدس سرہ نورالٰہی (کے سمندر میں) ڈوبے ہوئے حقیقی مستی کے

۱۰۲-نسخہ ب بعروہ' آیا ہے -۱۰۳-نسخہ (ب) مصرع آخریوں ہے

سینن و سنن آ ن الھی شما ر ۱۰۴- اشارہ بآیت کریمہ سورہ معارج آیت

حامل اور واردات قلبی کے آیئنہ دار ولیوں میں سے ہیں اُن کے واردات قلبی حیرت آفرین ہیں اُن کے معنوی مقامات کا کچھ حصہ سُن لے آپ نے الٰہی سال کے حساب سے تیس لاکھ برس عرش سے اوپر عالم بالا میں پرواز کی ہے پھر تیس لاکھ برس خدا تعالیٰ کا مظہر ذات بنے رہے سا ل الٰہی کا ہر ہر دن شمسی پچاس ہزار سالوں کے برابر ہے فنافی اللہ کے بعد بقاباللہ کا جو مقام انہیں حاصل تھا میں کہتا ہوں کہ وہ کسی کو نہیں ملا اُن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (سا روحانی) ۱۰۶ ارتبہ ملا ہے کسی کو اس رتبہ کے حصول کی مجال نہیں ہے-

۱۰۵- یہ صاحب میر سید محمد نور بخش کا نہایت عزیز مرید ہے جو میر کی موجودگی میں میر اور ان کے مریدوں کو نماز پڑھاتے تھے ان کا ذکر نوریہ اور معراجیہ دونوں میں بھی موجود ہے

۱۰۶- سید العارفین قدس سرہ نے اس کلام میں حضرت شیخ محمد الوندی قدس سر کے معنوی مقام کی تصریح کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے **یکو ن فی هذا الا مة ار بعو ن علی 'خلق ابر اهیم علیه السلا م و سبعة علی خلق مو سیٰ علیه السلا م و ثلا ثة علی خلق عیسٰی علیه السلام و واحد علی خلق محمد صلی الله علیه وا له وسلم فهم علی مر ا تبهم سا دة الخلق** یعنی اس امت میں چالیس ولی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلق پر، سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اخلاق پر تین حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رتبہ پر اور ایک حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلق عظیم پر فائز ہوئے ہیں سو یہ لوگ اپنے مراتب کے مطابق مخلوق کے سردار ہیں- حضرت شیخ ابوعثمان مغربی قدس سرہ اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چالیس ابدال ہیں سات امناء ہیں اماموں میں سے تین خلفاء ہیں اور ایک قطب ہے قطب ان سب کو جانتا ہے اور ان کے حالات سے مطلع ہوتا ہے اور وہ اولیاء اللہ کا امام ہوتا ہے اور وہ تین جوائمہ میں سے خلفاء ہیں یہ ان ساتوں سے واقف ہیں اور چا لیس کو بھی جانتے اور ان تینوں کو یہ سات اور چالیس نہیں جانتے اور وہ جو (باقی حاشیہ اگلے صفحے پر)

علاؤ الدولہ عبداللہ ہمدانی

بـد وران پیشــش اگر مثل هست   بــد و عــلادولــه عبـد الله اسـت
کـه بـر ایـن نـمط بود آن مرد راه   دگر زین نمط نیست کس را کلاه
ولایـت تـرقـی کند مـاه و سـال   شود قطب از قطب آنکس بحال

زمانے میں اس کے پایہ کا اگر کوئی ہے تو وہ علاؤ الدولہ عبداللہ ہمدانی قدس سرہ ہیں کیونکہ وہ بھی ایسا رہروطریقت ہے جو اسی روش پر گامزن ہے اس بندہ کا کسی اور نے تاج ولایت نہیں پہنا اُن کی بساط قرب روز افزوں ترقی کر رہی ہے (یہاں تک کہ اب) وہ قطب کے درجے پر فائز ہونے والا ہے

محمد سوپری

مـحـمـد کـه ظاهر ازو ابتر است	بـود مـرد مـعـنی و از شو پرست
ولیــکــن بــاولـونـد دارد مقــام	بـظــاهــر خـراب و بباطن تمـام
بــود در بــرو جـرم خـامـوش نـام	در اخـلاق نیک اسـت و مــرد تمام

(بقیہ حاشیہ پچھلا صفحہ) امناء ہیں وہ چالیس کو جانتے ہیں اور دوسرے اولیاء کو نہیں جانتے جب ان چالیس میں سے کوئی ایک کم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اولیاء میں سے کسی کو اس کی جگہ لاتا ہے اور جب ان تین میں سے ایک کم ہو جاتا ہے تو ان سات میں سے کسی کو اس کی جگہ پر لے آتے ہیں اور جب قطب فوت ہو جاتا ہے جو تعداد میں ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مخلوق خدا قائم ہے تو اس کی جگہ ان تینوں میں سے ایک کو کھڑا کر دیتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت قائم ہو جائے -

زمال و زجاه جهان تارک است　براه طریقت کنون سالک است
زکشف و صفا با نصیب است وی　بتوحید و مشرب جو جام است و می
بعزت چو نار و بهمت چو نهر　بود در علوم او زاعیان دهر

گوشیخ محمد قدس سرہ کا ظاہر زبوں حال لگتا ہے مگر آپ عالم معنی کا مرد میدان ہیں گو آپ سوپر سے (تعلق رکھتے) ہیں مگر آپ کا قیام الوند (ہمدان) میں ہے ظاہر میں آپ ناگفتہ بہ حالات کے حامل ہیں لیکن باطن میں باکمال ولی ہیں آپ بروجرم میں خاموش کے نام سے معروف ہیں اخلاق فاضلہ میں آپ ایک کامل ہستی ہیں طریقت کے راستے پر چل رہے ہیں کشف وصفا سے بہرور ہیں مشرب (عرفان) کے جام سے مئے توحید نوش فرماتے ہیں آپ کی عزت آگ کی طرح (رفیع الشان) اور ہمت دریا کی مانند (رواں) ہیں علوم ومعارف میں آپ نابغۂ روزگار ہیں۔

محمد خرم آبادی

محمد که او خرم آبادی است　دلش ذاکر و همتش عالی است
چو آید بصحبت شود مرد کار　بماند از وفقر در روزگار

شیخ محمد قدس سرہ جو کہ خرم آباد کے ہیں کا دل یاد حق میں لگا ہوا ہے اور آپ کی ہمت بہت بلند ہے جب آپ (مرشد کامل کی) صحبت میں باریاب ہونگے تو بڑا کام کا آدمی بن جائے گا اور دنیا میں آپ کی وجہ سے فقر حقیقی کو بقا ملے گی۔

خوزستان

بخوزستان گر بجوی ولی

نشان گویمت تا شود مقبلی۱۰۷

اگر تجھے (مقصد) خوزستان میں کسی ولی اللہ کی تلاش ہے تو میں تجھے (اس کا) نشان بتا دیتا ہوں (جس کے تحت) تو صاحب اقبال ہو-

عیسی خوزستانی

چو عیسی یکی سالکی عارفی	زکشف و۱۰۸ از اطوار دل واقفی
بملک حویزہ نباشد دگر	مگر اوفتد رہ روی را گزر ۱۰۹

سرزمینِ حویزہ (خوزستان) میں شیخ عیسیٰ خوزستانی قدس سرہ کے پایہ کا کوئی اور سالک عارف اور اطوار دل سے آگاہ نہیں ہے وہاں جو بھی راہیٔ طریقت ہے اس کا واسطہ شیخ موصوف سے پڑتا ہے-

احمد مزیری

چو احمد دگر سالکی در مزیر	دریں دم نیابی ز برنا و پیر
برو صالح از سالکان گزین	کہ ترس خدا دارد و درد دین

تو اس ''وقت مزیر'' میں شیخ احمد قدس سرہ کی مانند طریقت کی راہ چلنے والا نہ کسی

۱۰۷- در نسخہ (ب) ایں شعر نیا مدہ-۱۰۸- نسخہ (ب) میں حرف عاطفہ نہیں ہے-
۱۰۹-نسخہ (ب) میں گذر ہے-

جوان کو پائے گا اور نہ کسی بوڑھے کو۔وہ رہروان طریقت کا نیکو کار صدر نشین ہے

سکندر ترکی

بمسلوک اسکند ر از اولیاست	که از قوم ترک است و قدر ۱۱۰ قبا است
لباس حقیقی ز تقوی بود	که از جبه و دلق خضرا بود

سرزمینِ مسلوک میں سکندر ترک قدس سرہ اولیاء اللہ میں سے ہیں آپ کا تعلق ترک قوم سے ہے مگر آپ کی رہائش ''قبا '' میں ہے کیونکہ عبا وقبا اور جبہ و دستار مکر و فریب کا لباس ہیں اس لئے آپ تقویٰ کا حقیقی لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

شیخ شہاب الدین خوزانی

شهاب ار ز اطوار دل غافل است	یقینش ارادت بصد قِ دل است
زمستان مجذوب این سلسله است	بیادم شب و روز این غلغله است
بر آمد ز خوزان مگر ماه و خور	که شد روشن از وی همه بحر و بر

شیخ شہاب الدین خوزانی قدس سرہ اگرچہ اطوارِ قلبی سے بے خبر ہے لیکن اس نے معنوی ارادتمندی کا حصول بلاشبہ سچے دل سے کیا ہے وہ اس سلسلے کے حقیقی مستی کے حامل ولیوں میں سے ہے میرے دماغ پر ہر وقت انہی کی معنوی مستی کی دھاک جمی ہوئی ہے کہ خوزستان سے معرفت کے آفتاب و ماہتاب طلوع ہوئے جن کی ضیا پاشیوں سے تمام خشک وتر جگمگا اُٹھے۔

۱۱۰۔نسخہ (ب) میں قبا کی بجائے فنا ہے۔

حسن دربندی

ز دربند خوزان حسن را شناس　　که وی را محبت بود بی قیاس
بقول رسول او ازیں طائفه است　　بعلم تصوف بسی عارف است
بعرفان فضل ۱۱۱ و کمال است طاق　　نباشد چو وی دیگری در عراق
بخوزان امیر است گو سالک است　　زدنیا و لذاتِ آن تارک است

شیخ حسن خوزانی قدس سرہ کو جان لے کہ آپ بے پناہ عشق کا حامل ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان گرامی کے مطابق آپ اس گروہ صوفیہ میں سے ہیں آپ علم تصوف کا بڑا ماہر ہے علم وعرفان اور (معنوی) کمال میں وآپ یکتا ہیں عراق کی سرزمین میں اُس سا کوئی ولی نہیں گو آپ ابھی راہ سلوک طے کرنے میں مصروف ہیں مگر پورے خوزان میں آپ ہی میر کاروان تصوف ہیں۔

شہاب الدین عمر خوزانی

سر مرشد ان شیخ خوزانی است　　که بر مسند فقر حقانی است
دراقلیم معنی مقامش بلند　　مقامات وی نزد کمل پسند
بآثار و افعال ذات و صفات　　رسید او و شد محو در نورِ ذات
فَبِیْ یَسْمَعُ ۱۱۲ است و بِیْ یُبْصِرُ است　　گھی مظھر است و گھی مظھر است
شهابش لقب دان و نامش عمر　　بود سیم و زر پیش وی چون مدر
ز دامان وی کاملی در رسید　　که چشم جهان همچو وی کس ندید

۱۱۱۔ نسخہ (ج) میں واؤ عاطفہ نہیں۔ ۱۱۲۔ نسخہ (ب) میں واؤ عاطفہ نہیں۔

هر آن کاملی کو مکمل بود	زکبریت احمر بود صحبتش
غنیمت شمر دولت خدمتش	که بحر تجلیش بی ساحل است
علی است کز دامنش حاصل است	دل حق نمایش بسی صافی است
مقامات و معنی وی وافی است	ازو کشف اسرار حاصل بود
بظاهر دو گاهی و از دیلم است	بباطن چو ماهی در قلزم است

شیخ شہاب الدین عمر خوزانی قدس سرہ مرشدینِ طریقت کا میر کاروان ہیں اور فقر حقیقی کی مسند پہ جلوہ آرا ہیں- عالم معنی میں آپ کا مقام بہت بلند ہے اور اپ کو جو معنوی مقامات ملے ہیں ان پر اہل کمال عش عش کرتے ہیں-

آپ نے تجلیاتِ آثاری ،افعالی ، صفاتی اور ذاتی کو رسائی پا چکے ہیں اور تجلیات ذاتیہ کے میں مقام فنا سے ہمکنار ہو چکے ہیں چونکہ آپ حدیث قدسی فَبِیْ یَسْمَعُ وَ بِیْ یُبْصِرُ ۱۱۳ کا مصداق کامل ٹھہرے ہیں اس لئے کبھی حق تعالی کی ذات وصفات مَظْہَر بنتے ہیں اور کبھی مُظہِر۔

جان لے آپ کا اسم گرامی عمر اور لقب شہاب الدین ہے دنیا کی دولت اور سونا چاندی آپ کی نگاہ میں مٹی کے ڈھیلے کی مانند ہیچ ہے-

چشم جہاں نے آپ سا کوئی باکمال نہیں دیکھا یہی وجہ ہے کہ بہت سے کاملین آپ کے زیر تربیت ہیں کیونکہ ہر وہ ولی جو مُکَمِّل بھی ہو، خدائے تعالی کے اسرار ذات وصفات کا امین ہوتا ہے ایسے فیض اثر ولی کی خدمت کو غنیمت سمجھ لے اس کی صحبت

۱۱۳-اشارہ۔حدیث ربانیؐ لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل الخ است

کبریت احمر (اکسیر) ہے جس سے من خام کندن بن جاتا ہے آپ کو روحانیت میں یہ کمال مقام حضرت علی علیہ السلام کا دامنِ ولایت پکڑنے کے طفیل ملا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کے بحر تجلیات کا کوئی کنارہ نہیں ہے آپ کے معنوی اور روحانی مقامات بہت بلند ہیں آپ کا دل جو آئینۂ حق نما ہے، بہت ہی صاف اور شفاف ہے اگرچہ آپ ظاہر میں سرزمینِ دیلم'' کا رہنے والا اور چلتا پھرتا آدمی ہے لیکن درحقیقت سمندر کی اتھاہ گہرائی میں رہنے والی مچھلی کی مانند ہیں۔

شیخ شبلی دیلمی

بعلم و باخلاص و صدق این زمان	چو شبلی ولی نیست در دیلمان
ز روح معانی اهل صفا	که هستند۱۱۴ در راه حق با وفا

علم واخلاص اور سچائی کے لحاظ سے اس وقت دیلمان میں حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کے پایہ کو کوئی نہیں پہنچا آپ روح اور معنی کے لحاظ سے اہل صفا کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو راہ حق میں وفا شعار ہوتے ہیں۔

محمود سمنانی

ز محمود سمنانی ار ۱۱۵ عارفی	بعلم الیقین دان که هست او ولی
فراوان بود کشف و انوار او	که داند بجز پیر اسرار او؟

اگر تو حق شناس ہے تو علم الیقین کے ساتھ جان لے کہ شیخ محمود سمنانی قدس سرہ (خدا رسیدہ) ولی ہے اس کے معنوی کشف و انوار بہت ہی زیادہ ہیں اس کے اسرار باطنی

۱۱۴۔ نسخہ (ب) از ہے۔ ۱۱۵۔ نسخہ (ب) میں از ہے۔

کو آپ کے پیر (روشن ضمیر) کے سوا کون جانے؟

سید تاج الدین ابن ہادی ہلالی ماژندرانی

بود ابن هادی بماژندران	خداوند توحید و ۱۱٦ کشف وعیان
هلالی بود نسبت فقر او	ولیک از حقائق بود فخر او
چو از آل طه است وی را نسب	اگر تاج دین است نبود عجب

ماژندراں میں حضرت شیخ ابن ہادی قدس سرہ توحید وجودی، کشف اور معاینہ کا مالک ہے گو اس کے فقر باطنی کو ہلال سے نسبت ہے اُس (فقر) کا قابل فخر ہونا حقیقت پر مبنی ہے جب وہ نسبی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اولاد میں سے ہے تو اگر اُسے تاج الدین (کے لقب) سے پکارا جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے

درویش آغا ماژندرانی

چو درویش آغا عارفی پر سخن	بماژندران کم توان یافتن
ز کیفیت روح بعد از جسد	نداردشعوری ز نیک و ز بد
د رین سلسله قاصر است رای او	ولی حل شود گر بود سعی او

ماژنداراں میں درویش آغا قدس سرہ کی طرح پُر گو عارف کم ہی پایا جا سکتا ہے جسم سے روح کے انفصال کے بعد اچھی یا بُری حالت کے متعلق اُس کی بات پتے کی نہیں ہے اگر چہ اس مسئلہ میں اس کی رائے کمزور ہے تاہم اگر وہ کوشش کرے تو یہ گتھی سلجھ جائے گی۔

۱۱٦-نسخہ (ب) واد عاطفہ نہیں ہے۔

صوفی علی ماژندرانی

چو ۱۱۷ صوفی علی سالکی نامدار	نباشد مثالش درین روزگار

اس زمانے میں صوفی علی ماژندرانی قدس سرہ کے پایہ کا کوئی نام آور ولی نہیں ہوگا-

ابن شہاب باکوروی

بکوره اگر هست ابن شهاب	ز مردان غیب است و تحت قباب

اگرچہ ابن شہاب باکوری ''کورہ'' علاقہ میں اولیاء اللہ میں سے ہیں مگر وہ رجال الغیب کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور لوگوں کی نظر سے اوجھل رہتا ہے-

صوفی حسین باکوری

چو صوفی حسین است ۱۱۸ از اهل درد	سه چله نشست و شده ۱۱۹ اشیر مرد

چونکہ صوفی حسین قدس سرہ درددل والوں میں سے ہے اس لئے تین چلے میں بیٹھتے ہی وہ ولی کامل بن گیا

پیل شاہ لہوی

بود لیته خو موطن پیل شاه که مرد خدا است بی اشتباه

بهمت بعزت بجود و وفا بکشف و ارادت بصدق و صفا

حضرت پیل شاہ قدس سرہ کا آبائی وطن ترکستان کا شہر لیتہ ہے آپ بلاشبہ ہمت وعزت، جودوسخا، کشف وارادت اور صدق وصفا کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا ولی ہیں

۱۱۷-درنسخہ (ب) " او" آمدہ ۱۱۸-ونسخہ (ب) بود ہے- ۱۱۹-نسخہ (ب) شداد او ہے

شاہ قاسم فیض بخش

بود قاسم از اولیا بی گمان	باخلاق و عرفان و کشف و عیان
ازین پس دو سه مرد با کشف و حال	ازو می شود دیده بی قیل و قال
الهی رسانش بعمر دراز	که هست او بمعنی یکی شاه باز
پدر نوربخش است و قاسم پسر	دگر جد وی بود هم چون پدر

بیشک قاسم (فیض بخش) اخلاق وعرفان اور کشف وعیاں کے اعتبار سے ولیوں میں سے ہےاس کے بعداس کی نگاہ فیض اثر کی وجہ سے چندایک صاحبان کشف و حال پیداہوں گےاے اللہ! (میرے) اس (بیٹے) کی عمرلمبی کرکیونکہ وہ عالم معنی میں پرواز کرنے والا ایک شاہین ہے سید محمد نور بخش جیساباپ ہےاور قاسم فیض بخش جیسا نور بخش کا بیٹا۔ نیز اُن کا جدامجد بھی باپ کی طرح (صاحب حال) تھا

مادر قاسم زوجہ نور بخش

بود مادر قاسم از اهل دین	دلش ذاکر و کشف صوری مبین
چو وی زاهل خوف و غم و محنت است	خدا را ازین رو برو رحمت است

قاسم (فیض بخش) کی اماں بھی بڑی دیندار ہےاس کا دل خدا کو یادرکھنے والا اورواضح طور پر کشف صوری سے محظوظ ہونے والا ہے چونکہ وہ خوف خدااورغم ومحنت وریاضت (میں غرق رہنے) والوں میں سے ہےاس لئے اس پر خداتعالی کی (خصوصی) رحمت ہے۔

فخر النساء دختر نوربخش

دگر طفلکی هست فخر النساء	که دارد کرامات و کشف و صفا
سه ساله تجلی صوری بدید	بود کشف صوری وی بر مزید
کنون چار سال است ازین آگهی	خدایا توانی که عمرش دهی

نیز فخر النساء نامی ایک کم سن لڑکی ہے جو کرامات اور کشف و شہود کی مالک ہے تین سال تک اس نے کشف صوری کا معائنہ کیا اس لئے اس کا کشف صوری روز افزون ہے معرفت کے اس مقام کا حصول کر کے ابھی چار سال ہوتے ہیں اے اللہ! تو اسے عمر دراز عطا کر۔

سعد الحق پسر نوربخش

چو سعد الحق از کشف دیدیم نیز	یقین شد که او هست مرد عزیز

جب ہم نے کشف کے ذریعے سے سعد الحق کو دیکھا تو یقین ہوا کہ وہ بھی درگاہ ایزدی کا مقبول ولی ہے۔

خیر النساء

دگر هم چنین است خیر النساء	همه اهل کشف اند و صدق و صفا

نیز خیر النساء بھی اسی طرح صاحب کشف اور صدق و صفا والی ہے

اطفال نوربخش

چو دیدم من اطفال خود را ولی	شدم واقف از خاندان نبی
بعلم الیقین گرچه بودم خبر	بعین الیقین هست چیزی دگر

جب میں یہ حقیقت پالیا کہ میرے تمام بچے خدا تعالیٰ کے ولی ہیں تو مجھے اپنے خاندان کا خاندان نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متعلق ہونے کا کامل یقین حاصل ہوا گو مجھے اس خاندان کی شرافت (پہلے) علم الیقین کے ذریعے معلوم تھی لیکن عین الیقین کے ساتھ معلوم ہونا اور بات ہے

گیلان

شده ملک گیلان بسانِ بهار

ز اقدام میمون مردانِ کار

گیلان کی سرزمین اولیاء اللہ کے بابرکت قدموں کے دم سے بہار کی مانند (پرکیف) ہے

علاؤالدین علی کیا گیلانی

کیا ز اولیا بر سر آمد بدان	که هست او بمردی علی ۱۲۰ الزمان
علادین بود نام آن نامور	که از ذکر دل باشدش ما حضر
چو او مظهر حی و هم قادر است	ز انفاس وی نه فلک دائر است

۱۲۰- نسخہ (ب) میں صاحب ہے ۔

وہاں علاء الدین کیا قدس سرہ ولیوں کا سرخیل ہے کیونکہ وہ فتوت کے لحاظ سے وقت کا علی (علیہ السلام) ہیں اُس معروف ہستی کا نام علاء الدین ہے ذکر قلبی کی وجہ سے انہیں ہمہ وقت حضوری حاصل ہے چونکہ وہ (خدا تعالیٰ کی) (صفت) حی اور قادر کا مظہر ہے اس لئے نو آسمان انہی کے دم سے محو گردش ہیں-

بنت علا دین علی کیا

بود کاملہ بنت آن مرد حق   که برده بکشف او ز مردان سبق
تجلی و حالات او در بیان   نگنجد مگر نزد اهل عیان
بکشف و صفا زوج او کفو اوست   ولی با ولیه بغایت نکوست

حق تعالیٰ کے اس ولی کی بیٹی کاملہ اور کشف و شہود کے معاملے میں مردوں سے آگے ہے مگر ارباب معاینہ کے نزدیک اس کی تجلی اور احوال باطنی زبان و قلم کے بیان میں نہیں سماتے کشف و صفا کے اعتبار سے اُس کا شوہر بھی اس کا ہمسر ہے ولیہ کے ساتھ ولی (کا ازدواجی رشتے میں منسلک ہونا) سونے پہ سہاگا ہے-

محمد رشتی

محمد مکاشف شد از اهل رشت	مقامش ز نفسی و قلبی گذشت

اہلِ رشت میں سے محمد قدس سرہ صاحب کشف ہیں اور آپ کا مقام دل کے ساتوں اطوار میں سے طور قلبی اور نفسی سے آگے بڑھا ہوا ہے-

حمزہ استاد رشتی

زاستاده چون حمزه نبود دگر	بعلم و بکشف و بحسن سیر

''استادہ'' میں علم وعرفان، کشف وشہود اور اچھی سیرتوں کے اعتبار سے حمزہ قدس سرہ کی مانند کوئی نہیں ہے۔

در بیان ولی ومجذوب

اقطار [۱] عالم کسی کو ولی است دگر سالک است و علا دوله ایست
مگر آنکه مجذوب مطلق بود که بی مرشد او واصل حق بود
چنین کس یقین دان که مجنون بود بصورت چو انسان چو خر دون بود
یکی شد ز ایشان مقامش بلند دگر شد چو گاؤ و خر و گوسفند
زمرد برنگ او بود چون گیاه یکی خورد خروان دگر بهر شاه
برای مثل گفتمت ای خدیو که تا مرد حق را شناسی ز دیو

اطراف عالم میں جو جو ولی ہے وہ راہ سلوک طے کرنے کے اس مقام کو پہنچتا ہے اور اس کا معنوی اقبال بہت بلند ہوتا ہے مگر وہ آدمی جو مرشد کی تربیت کے بغیر حق تعالیٰ کو رسائی پانے کا دعویٰ دار ہے وہ بالکل از خود رفتہ ہے یقین جانئے ایسا آدمی تو (بالکل) دیوانہ ہے ظاہر میں وہ انسان نما ہے (لیکن) باطن میں وہ گدھے سے بھی بدتر ہے انکی دو قسمیں ہیں میں سے ایک کا مقام تو (یعنی مجذوب حقیقی کا) بہت بلند ہے جبکہ دوسرا یعنی مجنون گائے، گدھے اور بھیڑ کی مانند ہے دو چیزوں کا رنگ سبز ہوتا ہے ایک گھاس اور دوسرا زمرد۔ ہری گھاس تو گدھے کھا جاتے ہیں (جبکہ) زمرد بادشاہ کا تاج بنا کر سر پر سجایا جاتا ہے۔

[۱] نسخہ (ب) میں لفظ ''او'' ہے۔

اے عقلمند! میں نے یہ باتیں بطور مثال تجھے بتائی ہیں تاکہ تو اللہ والے کو دیو صفت آدمی سے ممتاز طور پر پہچان سکے

لبام بن قواس و شیخ صفی الدین سندھی

لبام ۱۲۲ ابن قواس هم آگه است	ز معنی نصیبی بوی مثمر است
چو در سند شیخ است۱۲۳ و شیخش صفی	دران جا نمانده است چون وی ولی

لبام ابن قواس قدس سرہ بھی خدا شناس ہستی ہیں آپ عالم معنی کی رسائی سے بہرہ ور ہیں سندھ میں آپ اور آپ کے شیخ حضرت صفی الدین قدس سرہ ہی (ارشاد سلوک) کے مرشد ہیں وہاں آپ کے پایہ کا کوئی اور ولی نہیں ہے

روم (ترکی)

چو روم ۱۲۴ است روشن ز شمع امیر
برو از چراغش چراغی بگیر

چونکہ روم (ترکی) حضرت شیخ امیر قدس سرہ کے چراغ ہدایت سے روشن ہے جاؤ (اور) اس کے دیے سے (اپنے دل کا) دیا جلاؤ۔

عبدالرحیم رومی

یکی سالکی هست در هر زمان	که عبدالرحیم است نامش بد ان
بعلم و عمل سربر آورده است	بکشف او ز اخوان سبق برده است

۱۲۲- نسخہ ہائے (ا،د،ج میں "بسام" ہے۔۱۲۳-ب،د،ج "واو" عاطفہ نہیں ہے۔
۱۲۴ نسخہ "ب" میں "رومی" ہے　۔۱۲۴ نسخہ "ب" میں رومی ہے

چو وی دیگری نیست در ملک روم　　بکشف و صفا و بد رس و علوم
اگر سهروردی بود فخر کس　　بشرع نبی باشد ش فخر بس

اس وقت روم میں ایک راہرو طریقت ہے جان لے کہ اس کا نام عبدالرحیم ہے علم و عمل (کے میدان) میں آپ نے سر بلندی حاصل کی ہے اور کشف و شہود (کے معاملے) میں (تصوف کیش) بھائیوں سے آگے بڑھ گئے ہیں سرزمین روم میں کشف و صفا اور درس و علوم میں اُس جیسا کوئی نہیں ہے اگر کسی کے فقر باطنی کو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے نسبت حاصل ہے تو اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پا کیزہ شریعت (پر گامزن ہونے) کا فخر کافی ہے

شناخت اولیاء

خبردار کردم ترا ز اولیا	اگر طالب راه حقی بیا
ز ارباب ارشاد فیضی ببر	مجو هیچ ز ابد ال ابتر نظر
ز انفاس مردان ولی را شناس	که نبود ولایت بظن و قیاس
عوام ار شناسد کسی را ولی	بود حسن ظنش نباشد قوی
شناسد ولی را ولی بی گمان	نه از راه صورت بکشف و عیان
ولیک آن ولی کو مشرف بود	که فائق ۱۲۵ ازما تحت و واقف بو د
ندارد زمافوق مادون خبر	که نحوی ندانند فنونِ دگر
مگر حق تعالی هدایت دهد	بتعریف و الهام منت نهاد

۱۲۵- نسخہ"ج" میں دوسرا مصرع یوں ہے۔ که خائف ز ما سخت واقف بود

میں نے تجھے اولیائے کرام (اور ان کے احوال باطنی) سے آگاہ کیا پس اگر تو واقعی راہ حق کا متلاشی ہے تو آ اور ان مرشدوں کی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا کر (اور) بانجھ صفت ابدال کی (کیمیا اثر) نظر کی جستجو نہ کیا کر۔ولی کی پہچان مردان حق کی بتائی ہوئی نشانیوں کے ذریعے کیا کر کیونکہ ولایت کا مدار ظن وگمان پر نہیں ہے عوام اگر کسی کو ولی مانتے ہیں تو یہ ان کا نیک گمان ہے کسی ٹھوس دلیل کی بناء پر نہیں ہے۔

ولی کو صرف ولی ہی جانتا ہے (ولیوں کا یہ تعارف) ظاہری شکل وصورت پر نہیں بلکہ باطنی کشف وعیان پر مبنی ہے گروہ ولی جو معنوی عظمتوں سے مشرف ہو وہ اپنے ماتحت والے ولی سے درجے میں برتر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے احوال سے بھی آگاہ ہوتا ہے جبکہ ماتحت والے کو اپنے سے برتر مقام والے کے احوال کی کوئی خبر نہیں ہوتی ماتحت والے اولیاء اس نجومی کی مانند ہیں جو علم نجوم کے علاوہ دوسری علوم وفنون سے نابلد ہیں۔میں ہاں اگر کسی کی خود باری تعالیٰ رہنمائی کرے اور الہام وتعریف کے ذریعے بتا دے (تو وہ بھی اپنے سے برتر مقام والوں کے احوال سے واقف ہو سکتا ہے)

تبریز

بتبریز اگر ز اولیای خدا

ندانی کسی را بگویم ترا

اگر تو سرزمین تبریز میں موجود کسی ولی کو نہیں جانتا تو آ میں تجھے بتا دیتا ہوں

حسین تبریزی

بد ان شه حسینی که سر نبی است	بعین الیقین دید ه ام کو ولی است
ولیک اهل آن ملک بی گانه اند	بـمـعـنـی ابـدال بینـا نـه انـد

جان لے کہ شاہ حسین تبریزی (فرمان رسالت مآب اَلْوَ لَدُ سِرٌّ لِا َبِیْہِ کے بموجب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معنوی اسرار کا آئینہ دار ہے عین الیقین کے ذریعے سے میں نے دیکھ لیا ہے کہ وہ (واقعی) ولی ہے لیکن وہاں کے لوگ (شاہ حسین کے مقام معنوی سے) نابلد اور ابدال کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

شعبان شروانی

بشروان یکی مست شعبان بنام	که او مرد حق است و مردِ تمام
رسید است و مجذ وب و اهل نظر	بشروان نـد ارد کس ازوی خبر
فراقی ورا گر ادب کرده است	ز نفسش شکستی طلب کرده است
چنین کاملی مر ترا گر زند	یقین سکه است آنکه بر زر زند
مرنج ازوی و گوی د ستش درست	که از باطنت گرد هستی بشست

شروان میں ایک مردحق اور ولی کامل ہے اس کا اسم گرامی شعبان ہے وہ خدا رسیدہ، مست بادۂ الست اور مجذوب ہے خدائے تعالی نے انہیں دیدۂ بینا سے نوازا ہے مگر شروان والے ان کی قدر ومنزلت کو نہیں جانتے جدائی اگر اسے ستاتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نفس کو شکستہ حالی کی طلب ہے۔

اس جیسا کوئی مرد کامل اگر تجھے مارے بھی تو اس کی مار کو ٹھپہ سمجھ لے جو سونے

پر مارا جاتا ہے تو اس قسم کے مجذوبین کے کئے پر رنجیدہ نہ ہو اس کا دست حق پکڑ لے اور اپنے باطن سے غبار ہستی کو دھوڈال۔

محمد شروانی

محمد مکاشف شد از کردوان	نباشد بشروان چو وی پهلوان
ز صوفیهٔ زاهدی یک نفر	که دارد ز احوال معنی خبر
بافعال و اقوال ۱۲۶ و حسن سیر	بود خالص و پاک مانند زر

''کردوان'' کا محمد شروانی قدس سرہ صاحب کشف وشہود ہیں شروان میں زہدو تقویٰ کے حامل صوفیوں میں سے اُس جیسا کوئی پہلوان نہیں ہے جو احوال معنوی سے پوری پوری آگاہی رکھتا ہے کردار وگفتار اور اچھے اچھے اخلاق کے لحاظ سے وہ بے لوث سونے کی مانند ہے

پیرزادہ شروانی

بشروان یکی پیرزادست و بس	دگر هیچ ازان سلسله نیست کس

شروان میں صرف ایک پیرزادہ ہی مرد حق ہے وہاں اس سلسلے کا اور کوئی فرد نہیں ہے۔

پیران باطل

مگر چند شیاد صاحب ریا — که از حق ندارند شرم و حیا

بشهر شماخی و باکو به هم — بگشتا بیتی و باطراف یم

۱۲۶۔ نسخہ (ب) احوال ہے

بزرق۱۲۷ و بتبلیس شیخی کنند ترش رو نشینند و ۱۲۸ اتلخی کنند

لیکن شیروان کے شہر شاخی، باکو، گشتاستی اور دریا کے ساحلی علاقوں میں دکھاوے کے چند فریبی ہیں جن کو حق تعالیٰ سے شرم بالکل نہیں آتی وہ مکر و فریب کے ذریعے مشیخت کی ڈینگیں ہانکتے، بد دماغی کا مظاہرہ کرتے اور نا ملائم حرکات کرتے رہتے ہیں۔

شیخ زادہ اردبیلی

یکی شیخ زاد است در اردبیل۱۲۹	کزیران فرستد بشروان وکیل
چو از نسل و ذریت اولیا است	ندارد بکار طریقت قیام
ز مردان حق غافل است او تمام	همه دل بد نیا ی دون بسته است
بسی خلق را سد ره گشته است	کزایران فرستادنش بس خطا است

اردبیل میں ایک پیر زادہ ہے جو ایران سے شیرواں میں اپنا نمائندہ بھیجا کرتا ہے وہ اولیاء اللہ کے احوال سے مکمل طور پر غافل ہے طریقت کے امور سے اس کا کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ بہت سی مخلوق خدا کے لئے وہ راہ حق میں رکاوٹ بنا ہوا ہے اس نے اس دنیائے دون کے ساتھ مکمل طور پر دل لگایا ہے گو وہ اولیاء اللہ کی ذریت اور نسل سے ہے پر اس کا ایران سے (اپنا نمائندہ) بھیجنا سرار خطا اور باعث گمراہی ہے۔

۱۲۷۔ نسخہ (ب) میں واؤ عاطفہ نہیں ہے۔ ۱۲۸۔ ب میں بجائے واؤ عاطفہ لفظ کی ہے

۱۲۹۔ نسخہ ہائے (ب، ج) اردویل ہے

اسحاق مراغی

یکی پیر کی هست شیطان قسام ۱۳۰	که وی از مراغه است اسحاق نام
ندیدم بعالم چووی بی حیا	بزرق و بتبلیس و مکرو ریا
دروغ است و بهتان همه قول او ۱۳۱	چو دیو رجیم است لاحول ازو
ز جن کی خبر دارد آن بد گهر	همه شید و شیخی وی زان شمر

ایک اور شیطان صفت پیر ہے جو مراغہ سے ہے اور اس کا نام اسحاق ہے مکرو فریب، دھوکہ دہی اور ریا کاری میں اُس سا کوئی میں نے دنیا جہاں میں نہیں دیکھا اس کی ساری باتیں جھوٹ اور بہتان کی ہیں وہ تو مردود شیطان جیسا ہے اس کے شر سے اللہ بچائے اس بدذات کو تسخیر جن کا علم ہے اس کی ساری لن ترانیاں اور دھوکہ وفریب اسی بناء پر ہیں -

چند گمراہ فرقے

شیاطین صوفی وش ظاهری گرفتند راه خدا سرسری
بلعنت روند و بلعنت برند کسی را که در دام خود آورند
بود شید کرده بسی هر طرف که شیخی کند بهر آب و علف
موله ۱۳۲ از معنی ندارد خبر قلندر بجهلست از خر بتر

۱۳۰- نسخہ (ب) میں بشام اور نسخہ ج میں عام ہے-۱۳۱- در نسخہ (ج) ازو ہے-۱۳۲- نسخہ (ج) میں بجائے مُوَلِہ لفظ مُقلِّد ہے-جس کے معنی حقیقت جانے بغیر کسی فرد یا سماج ورواج کی اندھی تقلید کرنے والوں کے ہیں-

بود حیدری اهل رقص و طرب نمایند قطویه اندر عرب

نمای از ملنگان حذر زینهار که ابلیس وقت اند و کهنه سوار

بہت سے صوفی نما شیطان صرف ظاہری طور پر تصوف کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں وہ خدا کی لعنت و پھٹکار کے ساتھ خلق خدا کا شکار کھیلنے کے لئے جاتے ہیں تو جوکوئی ان کے دام فریب میں آتا ہے اُسے خدا کی لعنت و پھٹکار کے ساتھ دبوچ لیتے ہیں انہوں نے دنیا میں ہر سو مکر و فریب کا جال بچھا رکھا ہے یعنی وہ صرف لوگوں سے کھانے پینے کی چیزیں اور پیسے بٹورنے کے لئے مشیخت کی ڈینگیں مارتے ہیں اولیائے شیطان کا ایک گروہ مُوَلَّہٖ (خودساختہ عاشق بن کے پھرنے والوں) کا ہے ان کو یہ پتہ نہیں کہ حقیقت کیا ہے؟ اولیائے شیطان کا دوسرا گروہ قلندر بن کے پھرنے والوں کا ہے جو جہالت میں گدھے سے بھی بدتر ہیں (شیطان صفت ولیوں کا تیسرا گروہ) رقص و سرود کی محفلیں جمانے والے حیدریوں کا ہے جن کی فریب کاری کا یہ حال ہے کہ وہ عجم کے شہر قطویہ کو عرب کا بتاتے ہیں۔ خبردار:۔ (اولیاء شیطان کے چوتھے گروہ ڈھنڈورچی) ملنگوں سے بچ کر رہو کیونکہ یہ وقت کے ابلیس اور مکر و فریب کے کشتی گیروں کے امام ہیں ۱۳۳؎

مجنون اور مجذوبان حق میں فرق

مگر آنکه مجذوب ۱۳۴ لا یعقل است بکسوت مبینش که اهل دل است

چو مجنون و مجذوب لایعقل اند چه دانی کدامین ۱۳۵ ز اهل دل اند

۱۳۳۔ شاہ سید علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف شریعت محمدیہ الفقہ الاحوط میں باقی عام معالات ﴾

بود جذبه صافی و مظلم جنون	که امت لسان ۱۳۶ صفای درون
صفای درونش ازان وافر است	که نور خدا عقل را ساتر است
چو شد ساتر نور نور دگر بود	چو کوکب که پوشیده شد از قمر
مست و ابدال ۱۳۷ مجذوب حق	رهیده ز خود گشته مجنون حق
دگر طالب صرع ۱۳۸ سودا بود	که بر نور عقل و دماغش دود

لیکن جو آدمی عقلا مجذوب ہے تو اس کے ظاہری لباس کے توسط سے مت دیکھا کر کیونکہ وہ تو ارباب قلوب میں سے ہے اگرچہ مجنون اور مجذوب دونوں بے عقل ہوتے ہیں تو تو یہ تمیز نہیں کر سکتا کہ ان میں سے کون ولی اللہ ہے؟ (مجذوب) جذبہ حق کی وجہ سے صاف اور روشن ہوتا ہے (جبکہ مجنون کا) جنون تیرو تار۔ مجنون صرف ظاہری کرامت کا حامل ہوتا ہے اور مجذوب قلبی صفائی کا مالک ہوتا ہے مجذوب کی قلبی صفائی اس لئے زیادہ ہوتی ہے کہ نور خدا نے اس نیک دل انسان کی عقل کو جذبہ حق کا غلاف

﴿بقیہ صفحہ عام معاملات میں احتساب کو واجب قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ لِلْعَامَّةِ اِلَّا عَلَى الْعَادَتِ فِي الْاُمُوْرِ الْعَامَّةِ اَمَّا مِنَ الْاَوَامِرِ فَكَالْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَاتِ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَمِنَ النَّوَاهِيْ كَشُرْبِ الْخَمْرِ وَسَائِرِ الْمُنْكَرَاتِ وَمِنَ الْبِدَعِ كَالْمُوَلَّهَةِ وَالْقَلَنْدَرِيَّةِ وَالْحَيْدَرِيَّةِ وَسَائِرِ الْفَاحِشَاتِ ترجمہ عام لوگوں کے ذمہ احتسابی فریضہ انجام دینا صرف عام معاملات کے بارے میں جائز ہو سکتا ہے۔۔ عام معاملات میں بدعتیوں کی مثالیں جیسے حیرت زدہ بیوقوف کی شکل میں پھرنا، قلندر و حیدری بن کے پھرنا اور دیگر تمام حیاسوز افعال۔ ۱۳۴۔ نسخہ ہائے (ب، ج) واؤ عاطفہ ہے۔ ۱۳۵۔ نسخہ (ج) میں کدامی ہے۔ ۱۳۶۔ نسخہ (ج) میں بسان ہے۔ ۱۳۷۔ نسخہ (ب) داؤ عاطفہ ہے۔ ۱۳۸۔ نسخہ (ب) شرع ہے۔

چڑھایا ہے جیسے ستارے چاند کی روشنی کی وجہ سے ماند پڑ جاتے ہیں ایسے ہی جمال الٰہی کا پرتو انسانی عقل کے نور کے لئے حجاب بن جاتا ہے جذبہ حق سے سرشار لوگ حقیقی مستی کے حامل اور ابدال ہوا کرتے ہیں جو اپنی ذات سے آزاد ہو کر خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتے ہیں جبکہ جنون کا باعث (اخلاط اربعہ میں سے) سوداء (کے باقی تین اخلاط پر غلبہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی دماغی شدت) ہے جو انسانی عقل ودماغ کا چراغ گل کر دیتی ہے۔

صحبت اولیا غنیمت

کسی را کہ خواھد باحسان خود شناسا کند حق بمردان خود
ولی را ولی گر شناسد کسی بدور ۱۳۹ و تسلسل در افتد بسی
بتوفیق و حی است این معنوی شناسند اھل سعادت ولی
الا ای کہ نشناختی یک نفر ازان طائفہ سازمس را بزر
غنیمت شمر صحبت اولیا زاکسیر اعظم بجو کیمیا

حق تعالیٰ اگر کسی پر اپنا کرم کرنا چاہے تو وہ اُسے اپنے دوستوں کا دوست بنا دیتا ہے اگر ولی کو صرف ولی ہی پہچانے تو اس سے کافی حد تک دور و تسلسل لازم آتا ہے۔

اے معنی شناس! اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی اہل سعادت ولی کو جان لیتے ہیں۔
اے انسان! جس گروہ کا میں نے تجھے پتہ بتا دیا اس کے کسی فرد کو ابھی تک تو نے نہیں جانا ۔تو اولیاء اللہ کی صحبت کو غنیمت سمجھ (اور) اس کبریت احمر کے ذریعے سے اپنے وجود کے

۱۳۹۔نسخہ (ج) میں ازان ہے۔

تانبے کو کندن بنا لے۔

امام یا مرشدین حقیقی واضافی کا بیان

ازین سالکانی که کردم بیان　　نه هر سالکی مرشد آید بد ان
نه هر مرشدی نیز کامل بود　　نه هر کاملی هم مکمل بود
نه جامع بود هر مکمل بکار　　که جامع نیاید بهر روزگار
بمقدار خود هریکی مرشد اند　　بمقدار ۱۴۰ وی نیز وی را پسند
چو جیحون و سیحون ارس تاکرند　　چو نیل و فراتند و چون شط برند
یکی دان محیط زمان اندکی　　چو قلزم چوعمان بود بی شکی
بود جامع آن مظهر کل که وی　　بساط فضائل همه کرده طی

جان لے! یہ سالکان راہ طریقت جن کے احوال باطنی کو میں نے بیان کیا ان میں سے ہر کوئی مرشد نہیں بن سکتا۔ ہر ہر مرشد باکمال بھی نہیں ہوتا اسی طرح ہر کوئی کمال یافتہ دوسروں کو باکمال بنانے والا بھی نہیں ہوتا نیز تکمیل صفت کے حامل ہر ہر فرد میں امامت وولایت کے صوری ومعنوی صفات اور شرائط وارکان یکجا طور پر پائے بھی نہیں جاتے کیونکہ کسی جامع الصفات امام کا ہر زمانے میں پایا جانا ضروری نہیں ہے ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں صاحب ارشاد ہے نیز درگاہ ایزدی میں جو اس کا مقام ہے۔۱۴۰۔اس پہ وہ خوش ہیں اولیائے کرام میں سے کوئی قطرہ اشک کی، کوئی کرکی، کوئی

۱۴۰۔امامت کی صفات صوری ومعنوی اور شرائط وارکان کے لئے شاہ سید محمد نور بخشؒ ہی کی شاہکار تصنیف اصول اعتقادیہ کی طرف رجوع کریں۔

جیحون وسیحون کی، کوئی نیل وفرات کی اور کوئی لب دریا کی مانند ہے گو قلزم اور عمان کی مانند ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر بہت ہیں لیکن پوری دنیا کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے سمندر ایک ہی ہے پوری صفات صرف اُسی مظہر ذات وصفات میں یکجا طور پر پائی جا سکتی ہیں جس نے کمالات کا مکمل طور پر اکتساب کیا ہو۔

پانچ مظہر جامع اولیاء اللہ

چنین کس نیابی بهر روزگار بهر چند قرنی شود آشکار
چنین جامع شاه مردان علی است نه این منزلت لائق هر ولی است
جنید است جامع بآثار خود دگر نجم کبری باعصار خود
علا دوله دیگر ازین ها بود پس از که در جامعیت چو دریا بود
شاه مردان چو سید علی بدین جامعیت نیامد ۱۴۱ ولی
بود جامع آخرین در جهان محمد که او هست صاحب زمان
اگرا جنبی پرسد این حد کیست؟ براحوال آنکس بباید گریست
بجز من کرا حد و یارای آن که راند حدیثی چنین بر زبان

تو ہر زمانے میں ایسا جامع الصفات ولی نہیں پا سکتا ایسا ولی تو سیکڑوں سال بعد نمودار ہوا کرتا ہے تمام کمالات کا یکجا طور پر پائے جانے والا ولی تو صرف سردار اولیاء حضرت علی علیہ السلام ہیں ہر ولی اس مقام پر نہیں اُتر سکتا۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ اپنے طور پر جامع الصفات ہیں، نجم الدین کبریٰ قدس سرہ بھی اپنے آثار وتصنیف کی وجہ

۱۴۱۔ نسخہ (ج) نیابد ہے۔

سے جامع مانے جاتے ہیں،۔علاؤ الاولہ سمنانی قدس سرہ بھی ان اولیائے کرام میں سے ہیں جو جامعیت کے اعتبار سے دریا کی مانند ہیں۔چنانچہ شہنشاہ اولیاءحضرت علی علیہ السلام کے بعد حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ کے پایہ کا کوئی جامع الصفات ولی (آج تک)نہیں آیا ہے(اس کتاب کے سرایندہ محمد نوربخش قدس روحہ) دنیا میں آخری جامع یعنی قطب الاقطاب ہیں کیونکہ آپ ہی صاحب وقت ہیں اگر کوئی دشمنِ اولیاء پوچھے کہ ایسا کون ہوسکتا ہے؟ تو ایسے شخص کی حالت پر ماتم کرنا چاہیے میرے علاوہ کون جرات کرسکتا ہے جو ایسی بات کرے؟

نوربخش کا اپنا تعارف

ضرورت شد اکون بگویم که کیست؟ نصیبش ز اسماء و القاب چیست؟
پدر نام بنده محمد نهاد لقب نوربخش از کرم خواجه داد
بود قصهٔ هر دو دور و دراز بنشرش توان گفت هنگامِ راز
چو گفتم که خواجه بگویم کدام؟ که تا شبهات رفع گردد تمام

اب ضروت اس بات کی ہے کہ بتادوں کہ اس زمانے کا قطب جہاں کون ہے؟ اس کا نام اور لقب کیا ہے؟ سن لے! باپ نے اس بندہ کا نام محمد رکھا جبکہ خواجہ اسحاق ختلانی قدس اللہ سرہٗ نے اپنی کرم نوازی سے نوربخش کا لقب عطا کیا نام اور لقب دونوں کی وجہِ تسمیہ کا بیان تفصیل طلب ہے جو علیحدہ گی میں نثر کی صورت میں بتایا جاسکتا ہے جب میں نے خواجہ بتایا تو میں واضح کرتا ہوں کہ وہ کون خواجہ ہے تاکہ سارے شبہات دور ہوجائیں؟

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

مصنف کا سلسلۂ طریقت

بود خواجه اسحاق شیخم بد ان که در دور خود بود قطب جهان ۱۴۲

جان لے! خواجہ اسحاق ختلانی میرے پیر و مرشد ہیں آپ اپنے زمانے میں قطب جہاں تھے۔

دگر شیخ وی بود سید علی که جامع چو وی کس نبوده ولی

اُن کا پیر و مرشد میر سید علی ہمدانیؒ تھے اُن کی مانند کوئی جامع الصفات ولی نہیں ہے۔

دگر شیخ محمود از مزدقان بود شیخی اصلش حقیقت بد ان

حقیقت کو جان لے کہ اُن کا اصل پیر و مرشد حضرت شیخ محمود مزدقانیؒ تھے۔

علادوله باشد دگر شیخ وی که در ملک معنی است دارا وکی

اُن کے پیر و مرشد حضرت علاؤالدولہ سمنانی ہیں آپ ملک معنی کے شہنشاہ ہیں

دگر نوردین عبد رحمان طلب که شد ز اسفرائن بملک عرب

(اُن کے پیر و مرشد) حضرت نورالدین عبدالرحمٰن اسفرائنی کی طلب کیا کر آپ اسفرئین سے جا کر ملک عرب میں رہائش پذیر ہوئے

دگر احمد جورفانی بود که در بحر اطوار فانی بود

(اُن کے پیر و مرشد حضرت شیخ) احمد جورفانی تھے آپ اطوار قلبیہ کے سمندر میں غواصی کرنے والے تھے۔

دگر ابن لالا علی آرجون گر ارباب ارشاد گشت او علون

۱۴۲۔نسخہ ج میں زمان ہے۔

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

(اُن کے پیرومرشد) حضرت علی بن لالا (غزنی) تھے ارباب ارشاد کی صحبت کیمیا اثر سے آپ بلند و بالا ہوئے۔

دگر نجم کبری که از خیوقی است که در عصر خود مرشد مطلق است

ان کے پیرومرشد حضرت نجم الدین کبریٰ خیوقی تھے آپ اپنے زمانے میں مرشد مطلق تھے۔

دگر شیخ عمار یاسر بود که بذلش ازو بس نه قاصر بود

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ عمار یاسر بدلیسی تھے بے انتہا داد و دہش انہی پر ختم ہے۔

دگر بونجیب است از سهرورد که اتباع او یند اقطاب و فرد

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی تھے سارے اقطاب وافراد آپ ہی کے تابع فرمان ہیں۔

دگر هست غزالی احمد بنام کزومانده اند اولیا تا قیام

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ احمد غزالی ہیں آپ ہی کی وجہ سے اولیاء کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

دگر شیخ بو بکر نساج بود که گوی ولایت ز میدان ربود

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوبکر نساج تھے آپ ہی تو تھے جو میدان ولایت میں بازی لے گئے۔

دگر شیخ ابوالقاسم گرگان که قطبیست در وقت خود بی گمان

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی تھے آپ بلاشبہ اپنے زمانے کے قطب تھے۔

دگر شیخ ابو عثمان مغربی   که بود او بکشف و عیان ۱۴۳ نبی

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوعثمان مغربی تھے آپ مکاشفہ ومعاینہ کے معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام کے آئینہ دار تھے۔

دگر بو علی کاتب از اولیاء   که بود او بدوران خود مقتدا

ان کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوعلی کاتب تھے آپ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اپنے زمانے کے مقتدیٰ تھے۔

دگر بو علی رودباری شمر   که نبود چو وی مرشد معتبر

اُن کے بعد حضرت شیخ ابوعلی رودباری کا شمار ہے اس زمانے میں آپ جیسا معتبر پیرومرشد کوئی نہ تھا

خود جنید است سلطان فقر   که بغداد ازو بر جهان فخر

اُن کے پیرومرشد سلطان الفقراء حضرت جنید بغدادی ہیں ان کی وجہ سے بغداد کو سارے جہاں پر فخر حاصل ہے۔

دگر خال صوری و شیخش سری است   که در شهر معنی ورا سروری است

ان کے پیرومرشد انہی کے ماموں حضرت شیخ سری سقطی ہیں آپ شہر معنی کے سرور ہیں۔

۱۴۳۔ نسخہ ہائے ب، ج میں یہ شعر نہیں ہے۔

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

دگر شیخ معروف کرخی بود　　که او لائق صدر شیخی بود

اُن کے پیرومرشد حضرت شیخ معروف کرخی ہے آپ ہی مسندارشاد کی صدر نشینی کے اہل تھے۔

دگر شیخ وی خود علی رضا است　　که در شرق و غرب او امام هدی است

اُن کے پیرومرشد خود حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہیں آپ مشرق ومغرب میں امام ہدایت ہیں۔

دگر هست موسی کاظم بنام　　که وی را پدر بود و شیخ و امام

اُن کے پیرومرشد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے جوآپ کے والد ماجد بھی تھے۔

دگر جعفر صادق است بی نظیر　　که وی را امام و پدر بود و پیر

اُن کے پیرومرشد انہی کے والد گرامی امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں آپ جیسا (اس جہاں میں) کوئی نہیں۔

دگر پیر بود و پدر در نسب　　محمد که باقر بود در لقب

اُن کے پیرومرشد انہی کے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام تھے۔

دگر هم علی زین عباد بود　　که پیر و پدر بود و استاد بود

اُن کے پیرومرشد اور استاد انہی کے والد گرامی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تھے۔

دگر خود حسین است در کربلا　　که وی را پدر باشد و مقتدا

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

اُن کے پیر و مرشد اور مقتدیٰ انہی کے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا تھے۔

دگر شاہ مردان علی مرتضی است   کہ پیر و پدر مرشد و راھنما است

اُن کے پیر و مرشد اور رہبر و رہنما انہی کے والد بزرگوار حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام ہیں آپ مردان حق کے شہنشاہ ہیں۔

دگر مصطفی پیر و پیغمبر است   کہ خلق جھان را ھمہ راھبر است

اُن کے پیر و مرشد حضرت رسول خدا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سارے جہاں کی تمام مخلوقات کے لئے ہادی برحق بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔

ز اھل سما وزمین ھر زمان   ھزاران درود و ھزاران سلام

اے اللہ ! تو ہر آں اُن پر زمین و آسمان والوں کی طرف سے ہزاروں درود و سلام پہنچا دے۔

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

اسمائے اعلام

الوندی، سید محمد-71,32

امام علی امیر المومنین104,99,98,85,37,,36,16,7

امام حسین الشہید104

امام زین العابدین104

امام باقر، محمد باقر104

امام صادق، جعفر104 الصادق

امام موسیٰ کاظم104

امام رضا، علی الرضا104,7

ابونجیب سہروردی-102

اسفرائنی، نورالدین، عبدالرحمٰن101

باباحسن کردی58,57

باباحسین رازی-68

باباعلی رازی-68

بابامحمد نازنی65

بارسینی ز عبدالوہاب17

بایزید گورنر شاہرخ8

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

بایزید خلخالی-67

بایزید ماژندرانی

بایزید اسفرائنی60,67

بحری، شیخ محمود بحر آبادی-,11

بختیار یزدی-52

براہوی، غلام رسول17

برہان الدین بغدادی,10

بغلانی،10

بلبل ساوی-59

بنت علاؤالدین علی کیا گیلانی85

بونیری، علی، پیر بابا-9

بہاؤالدولہ حسن-10,9

بہاؤالدولہ

بہاولدین قزوی71

بہاؤالدین کشمیری35.34

پیرزادہ شیروانی92

پیل شاہ لہوی باکوری81

جامی، عبدالرحمٰن14

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

جلال الدین رازی66
جمال الدین رازی66
جمال الدین بدخشی-55
جنید بغدادی103,99,98
جنید قائنی-44
حاجی ولی حصاری
حاجی ولی حصاری-41
حاجی علی اسفرائنی-60
حاجی علی رازی69
حسن شاہ،سید13
حسن دربندی-76
حسین،بدخشی38
حسین تبریزی-90
حسین باکوری81
حمزہ رازی69
حمزہ گیلانی-86
ختلانی،خواجہ اسحاق-100,19.8,7
خضر37

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

خواجہ چالاک-55

خواجہ ولی اسفرائنی-61

دانش پژوہ، محمد تقی16

درویش آغا ماژندرانی-80

دہ کردی، عبد الحکیم13

رجب رازی70

رکن ابدال رازی67

رکن عالم سہروردی,36

رودباری، ابو علی103

رومی، عبد الرحیم-88

رومی ختلانی-39

زین العابدین بن سید محمد قائنی49

سالوک راز69

سری سقطی103

سعد الحق بن سید محمد83,9

سعد الدین مشہدی-42

سکندر ترکی76

سلطان اویس بدخشی54

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

سہروردی, شیخ شہاب الدین,88,36
سہروردی /ابونجیب سہروردی-102
سمنانی، شیخ علاؤالدولہ،99,98,25,17
سید محمد پدر نوربخش 7
سید محمد دامغانی-53
سید تاج الدین ماژرندانی
سید قاسم شاہ کھرکوی13
سید جعفر بن نوربخش-7
سید حیدر رازی,66
سید احمد برادر نوربخش-45,44
سید زین العابدین قائنی45
سید زین العابدین ہروی57,56
سید سلطان علی قائنی48,47
سید محمد قائنی47
شاہرخ، میرزا-8
شبلی دیلمی-79
شرف الدین تونی-50
شعبان شیروانی91

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

شمس الدین نائنی65
شمس الدین ترمذی-41
شہاب الدین سہروردی-88,37
شہاب الدین مزدقانی-70
شہاب الدین عمر خوزانی-77
شیخ تاجی71
شیخ زادہ اردبیلی93,92
شیخ احمد قریشی-52,51
شیخ احمد رازی70
شیرازی،ظہیر61
شیرازیابن عبدالسلام-63
شیرازی،خواجہ احمد-63
شیرازی،شیخ محمد63
شیرازی،عزالدین64
شیرازی معصوم علی14
شیرازی
صالحہ بنت نائنی65
صدقیانلو،جعفر17

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

صفی الدین سندھی 87

صوفی علی ماژرندانی-81

عبدالرحمٰن شیرازی 62

عبداللہ جد نوربخش-7

عبداللہ شیرازی 61

عطا بلخی 52

علاوالدولہ ہمدانی 73

علاؤالدولہ سمنانی 101

علاؤالدین علی کیا گیلانی-85,84

علی بن بہاؤالدین قائنی-44

علی شاہ تونی 50

علی قہستانی-43

علی بلخی-53-52

علی بن احمد برادرزادۂ نوربخش 46-

علی گلہ بان شیرازی-65,64

علی اسود-55

عماریاسر 102

عیسیٰ پیغمبر 72

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

عیسیٰ خوزستانی75
غزنوی، عبدالملک-38
غلام بدخشی-55,54
غیبی، شیخ محمد10
فخرالنساء83,9
فخرالدین بدخشی-54
فیضی، محمد ابراہیم,18
خیرالنسا-83,9
فراقی، حاجی محمد سمرقندی41,40,10
فصیح حصاری-42
قاسم فیض بخش بن سید محمد-82,11,10,9
کاتب، ابوعلی103
کاشفی، ملا حسین، واعظ16
کبری، نجم الدین101,99,98
کربلائی، حافظ حسین14
کندوسی، سجاد حسین13
کوکئی، مولانا حسین,10
گیلانی، مولانا حسن10

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

لاہیجی، شمس الدین محمد-11,7
لبان بن قواس-87
لقمان مشہدی-52
محمد طوسی-53,52
محمد رازی66
محمد بن علی جلوپائی43
محمد سوپری-74,73
محمد خرم آبادی-74
محمود مزدقانی-101
محمود سمنانی-79
محمود ناصر بدخشی-56
محمد رشتی-85
محمد شیروانی-91
مشتاق علی-13
مظفر حصاری-42
معروف کرخی103
مغربی، ابوعثمان102
مکاری سلیمان,10

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

ملتانی، شیخ محمد اسحاق-36,35,10

موسیٰ نبی-72,37

مہدی موعود16

میرک خارکش رازی67

نجم الدین عمر ساوی ہروی59

نساج، ابوبکر102

نعمت اللہ ولی کرمانی29

نقشبندی، خواجہ محمد16

نوازحسین، سید17

نوربخش، سید محمد31,25,22,14,13,11,10,8,7,6

والہ، سید محمد موسوی13

ہمدانی، میر سید علی ہمدانی100,99,64,,52,26,13

ہادی، علی محمد،13,17

ہمام کرمانی مجذوب-57

ہنری کربن16

یوسف زربادی-70

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

فہرست اماکن

اردبیل-93

استادہ-85

اسفرائن-60

افغانستان,9

الوند /ہمدان-27,11

ایران7,8,9,11,20,21,93

باکور /باکورہ,81

بحرآباد,11

بحرین-7

بدخشان-53,54,55

بغلان,11

بلتستان,11,25

بلخ,53

تاشقند,21,22

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

تبریز,90,69

ترکستان,81,39

ترمذ,41,9

تون,50

تہران,21,15,9

رے,66,11,9,8

روم/ترکی,88

جہرم,62,61

چرخ،

حصار

ختلو,20

ختلان,52

خراسان,65,56

خلخال,67

خنج شیراز,62

خوزستان/. خوزان,78,77,76

دامغان,53

دربند,77

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

دیلم،
رشت
زرباد,70
سلطانیہ,70,69,68
سمرقند,41,40,10,
سمنان
سندھ,87
سولقان/صولقان,9
سوند,71
سوپر,74
شگر,17
شماخی,92
شیراز,63,62,61
شیروان,93,92,91
صولقان/,9سولغان/
طالقان-53
طوس-53
فرغانہ63

NYF Pakistan
NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi

قائن,45,44,43

قبا,77

قروہ,71

قہستان,51,50,43,42

کابل,38,37

کراچی,40,17

کردوان,91

کشمیر ,34,11

گیلان,84

لاہور,15-

مازندران,80

ماوراءالنہر,40,11

مراغہ,93

مزدقان,70

مزیر,76

مسلوک,76

مشہد,52

مصر25,11

NYF Pakistan

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Karachi